# فضائل درود شریف

مولف

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ

## تمہید

نَحمَدُہ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم حَامِدًا وَّ مُصَلِّیاً وَّ مُسَلِّمًا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی بِنِعمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی سَیِّدِ المَوجُودَاتِ الَّذِی قَال اَنَا سَیِّد وُلِدِاٰدَمَ وَلَا فَخرَ وَعَلٰی آلہ وَاَصحٰبِہٖ وَاَتبَاعِہٖ اِلٰی یَومِ الحَشرِ۔

اما بعد:۔ اللہ جل جلالہ ، عم نوالہ ، کے لطف وانعام اور محض اسکے فضل و احسان اور اسکے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اس ناکارہ و نابکار سیاہ کار کے قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھے گئے جو نظام الدین کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں بھی داخل ہیں اور احباب کے سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔اس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں اولاً محض اللہ جل شانہ کا انعام ثانیاًاس پاک رسول کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے ،ثالثاًان اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں یہ اللہ کا محض لطف و کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حائل نہ ہوئی۔

اللھم لک الحمد کلہ ولک الشکر کلہ اللھم لا احصی ثناۗءعلیک انت کمآ اثنیت علی نفسک

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۴۸ھ میں فضائل قرآن کے نام سے حضرت اقدس شاہ محمد یٰسین صاحب نگینوں خلیفہ قطب عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرہ کی تعمیل حکم میں لکھا گیا تھا۔جیسا کہ اس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے، حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا وصال ۳۰ شوال ۶۰ھ شب پنجشنبہ میں ہوا تھا۔نور اللہ مرقدہ،اعلی اللہ مراتبہ۔

حضرت شاہ صاحب کی ولادت ربیع الاول ۱۲۸۵ھ ہوئی اس لحاظ سے ۷۵ سال کی عمر میں وصال ہوا۔نہایت بزرگ نہایت متواضع نہایت کم گو صاحب کشف اور صاحب تصرفات بزرگ تھے۔اس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔حضرت ممدوح مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسہ سے فراغ پر کئی دن اس ناکارہ کے پاس قیام فرماتے بڑے اہتمام سے اس ناکارہ کے حدیث کے سبق میں بھی تشریف فرما ہوتے۔اس نابکار کی عادت اسباق میں ڈبیہ بٹوہ ساتھ لیجانے کی بھی تھی،ایک مرتبہ حضرت مرحوم نے یوں فرمایا کہ میں پان کھانے کو تو منع نہیں کرتا لیکن حدیث پاک کے سبق میں نہ کھایا کریں!اس وقت سے آج تک تقریبا ۳۵ سال ہو چکے ہیں بعض مرتبہ ۵۔۶ گھنٹے مسلسل بھی سبق ہوا لیکن سبق میں کبھی پان کا خیال بھی نہیں آیا، یہ حضرت ہی کا تصرف تھا۔اس کے علاوہ اور بہت سے واقعات حضرت کی کرامتوں کے سننے میں آئے تھے،رفع اللہ درجاتہ ۲۱۔

حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبد العزیز دعائجو کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح فضائل قرآن لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائل درود بھی لکھ دے۔حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ' کے وصال کے بعد مولانا عبد العزیز صاب بار بار اس وصیت کے یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور یہ ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسر ہو جائے۔شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ' کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سید الکونین فخر الرسل ﷺ کی جلالت شان کی کچھ ایسا رعب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف

طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شان عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔اسی لیت و لعل میں گذشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسر ہوئی اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصل ہوئی، حج سے فراغ پر جب مدینہ پاک حاضری ہوئی تو وہاں پہنچ کر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائل درود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے۔ہر چند کہ میں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاءاللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر جواب "خوے بدار بہانہ بسیار" یہاں واپسی پر بھی امروز وفردا ہوتا رہا۔اس ماہ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵۔رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی،اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس سلسلہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف و کرم سے ان کو معاف فرمائیں۔

اس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے، پہلی فصل میں فضائل درود شریف دوسری فصل میں خاص خاص درود شریف کے خاص فضائل۔ تیسری فصل میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں، چوتھی فصل فوائد متفرقہ میں، پانچویں فصل حکایات میں۔ حق تعالیٰ شانہ، لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کرلیگا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔

# فصل اوّل

## درود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ٬ جل جلالہ٬ عم نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے٬ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

۱: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُو صَلُّو عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا (پ۲۲ع۳)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ان پیغمبر ﷺ پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (بیان القرآن)

ف: حق تعالیٰ شانہ٬ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج، وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم ﷺ ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ٬ نے صلوٰۃ کی نسبت اولا اپنی طرف اسکے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں٬اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی کہ اس عمل میں اللہ اور اسکے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ اِنّ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اسکے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی ﷺ پر علامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اسکے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر۔صاحب روح البیان رحمہ اللہ لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے

کا مطلب حضور اقدس ﷺ کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضور ﷺ کی امت کے لئے استغفار اور مومنین کے درود کا مطلب حضور ﷺ کا اتباع اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت اور حضور ﷺ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف، یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز واکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اسلئے کہ حضور اقدس ﷺ کے اس اعزاز واکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

عقل دور اندیش میدانہ کے تشریفے چنیں ---- ہیچ دیں

پرورندیدہ ہیچ پیغمبر نیافت

یُصَلّی عَلَیہِ اللہ جَلَّ جَلَالُہ ----- بِھٰذَ بَدَا لِلعَالَمِینَ کَمَا لُہ

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور ﷺ کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا محمد ﷺ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایاہے

یہ حضور اقدس ﷺ کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔اور ایک جگہ جب حضور ﷺ کا ذکر حضرت ابراہیم علی بنینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کے تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ ﷺ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ:۔ اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِاِبرَاھِیمَ لَلَّذِین اتَّبَعُوہُ وَ ھٰذَا النَّبِیُّ میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا

گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہنے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ صلوۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اسکی نسبت اللہ جل شانہ' کی طرف اور اسکے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اورکئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ صاحب روح البیان کے کلام میں بھی گذر چکا۔علماءنے اس جگہ صلوۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں،ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہ،اور فرشتوں اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہونگ،بعض علماءنے لکھا ہے کہ صلوۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناءتعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے پھر جسکی طرف یہ صلوۃ منسوب ہو گی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناءو تعظیم مراد لی جائے گی،جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر،بیٹا باپ،بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے'اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ بھی نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجتا ہے،یعنی رحمت و شفقت کےساتھ آپ کی ثناءواعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں،مگر ہر ایک کی صلوۃ اور رحمت وتکریم اپنی شان و مرتبے کے موافق ہو گی۔آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوۃ و رحمت بھیجو۔امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اسکا آپکی تعریف کرنا ہے۔فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔حضرت ابن عباسؓ سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یُبَرِّکُوْن نقل کی گئی ہے۔یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ رحمتہ اللہ علیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص

ہے،حافظ رحمۃاللہ علیہ نے دوسری جگہ صلوۃ کے کئی معنی لکھ کہ لکھا ہے کہ ابو العالیہ رحمۃاللہ علیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے'حضورپر اور ملائکہ وغیرہ کی صلوۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ!سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے۔

اَلسَّلَام عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَتُہٗ

صلوۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے'آپ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ فصل ثانی کی حدیث نمبر ا پر یہ درود مفصل آرہا ہے'یعنی اللہ جل شانہ 'نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوۃ بھیجو۔نبی ﷺ نے اس کا طریقہ بتادیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدا لآباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اسکی رحمتوں کی کوئی حدونہایت نہیں۔یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کردی جائیں،گویا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاءکی بارگاہ میں انکے رتبے کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔حضرت شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہ'لکھتے ہیں''اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے'' ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے دس بار رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر اب جس

کا جتنا بھی جی چاہے ا تناحاصل کرلے ا ھ مختصراً یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے اشارہ فرمایا عنقریب نمبر۳ پر آرہی ہے،اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورپرصلوۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺپر مضحکہ خیز ہے۔یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی چیز اللہ تعالی شانہ ٗکی طرف لوٹادی بندوں نے چونکہ اول تو خود حضور اقدس ﷺنے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہؓ نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اوپر گذرا۔نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث نمبر1پر مفصل آرہا ہے۔دوسرا اس وجہ سے کہ ہماری یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہ ٗ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضورﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں،فائدہ مہمہ امیر مصطفی ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے کہ ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہ ٗسے الٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اُصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں اسکا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثناء کرے جو پاک ہے اسلئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضورﷺپر صلوۃ بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبیﷺطاہر پر صلوۃ ہو۔ایسے ہی علامہ نیشاپوری رحمۃاللہ علیہ سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلِّیتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیئے۔اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اسلئے اپنے رب ہی سے

سوال کرے کہ وہ حضورﷺ پر صلوۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہمارے طرف اسکی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے،ابن ابی حجلہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ' نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اسلئے ہم نے اللہ جل شانہ'ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضورﷺکے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔یہ ایسا ہی ہے۔جیسا دوسری جگہ لَآ اُحصِی ثَنَآئً عَلَیکَ اَنتَ کَمَآ اَثنَیتَ عَلٰ نَفسِکَ حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جس طرح حضورﷺنے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہئے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہو گا اورنہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور ا سکا بہت اہتمام اور اس پر مد اومت چاہیے اسلئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے۔ فَمَن اَحَبَّ شَیئًا اَکثَرَ مِن ذِکرِہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اسکا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔ا ھ مختصراً علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدسﷺپر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے(یعنی سنی ہونے کی)

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں اس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس ﷺکے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے،حافظ عز الدین بن عبد السلامؒ کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضورﷺکے لئے سفارش

نہیں ہے اسلئے کہ ہم جیسا حضورﷺ کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضورﷺ سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ہم چونکہ حضورﷺ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل چانہ' نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اسکی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اسلئے ہم نے اللہ جل شانہ'سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما اھ مختصراً

چونکہ قرآن پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اسلئے علماءنے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ نمبر ا پر آئے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ' اور اسکے ملائکہ حضورﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہماراحضورﷺ پر درود حضورﷺ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں'اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالی کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس ﷺ کی اظہار عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ' نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا حالانکہ اللہ جل شانہ' کو اسکے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں اح مختصراً۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوۃ کی نسبت تو اللہ تعالٰی کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعا میں دوسرے انقیاد و اتباع میں مومنین کے

حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے تھے اسلئے ان کو اس کا حکم کیا گیا۔اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے اسلئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔اس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت ہی عبرتناک قصہ لکھا ہے وہ احمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا۔قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو یُصَلُّونَ عَلَى النَّبِیِّ کے بجائے یصَلُّونَ عَلٰی عَلَیِّ النَّبِیِّ پڑھ دیا۔جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اسکے فرشتے حضرت علیؓ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں(غالباً پڑھنے والا رافضی ہو گا)اسکے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا ا ھ۔بڑی عبرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے۔اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام میں اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپروائی سے اس کی بالکل پروا نہیں کرتے کہ ہمارے زبان سے کیا نکل رہا ہے۔اللہ تعالی ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

۲: قُلِ الحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَام عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ (پ۱۹۔ع۱۹)

آپ کہیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں اور اسکے ان بندوں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب فرمایا۔(بیان القرآن)

**ف:** علماءنے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔حافظ ابن کثیر رحمۃ

اللہ علیہ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اسکے رسول اور انبیاء کرام ہیں۔جیسا کہ عبد الرحمن بن زید بن اسلمؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی سے مراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسرے جگہ اللہ کے پاک ارشاد

سُبحٰنَ رَبِّک رَبِّ العِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرسَلِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ

میں ارشاد ہے۔اور امام ثوری رحمتہ اللہ علیہ و سدی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ اسکے مصداق ہیں تو انبیاء کرامؑ اس میں بطریق اولی داخل ہیں الخ۔

۳: عَن اَبِی ھُرَیرَۃؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ عَشرًا

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلٰوۃ بھیجتے ہیں۔

رواہ مسلم وابو داود وابن حبان فی صحیحہ وغیرھم کذا فی الترغیب۔

ف:اللہ جل شانہ ' کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالی کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہو گی کہ اسکے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل

ہوں۔پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو۔جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاویؒ رحمتہ اللہ علیہ نے عامر بن ربیعہ رحمتہ اللہ علیہ سے حضورﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو، جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اسکے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔اور بھی متعدد صحابہؓ سے علامہ سخاویؒ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہ، نے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت آپﷺ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ایسے ہی آپﷺ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا، پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذکُرُونِی اَذکُرکُم ایسے ہی درود کی بارے میں ارشاد فرمایا جو آپﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضورﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ، اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں،یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہیے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب مےں کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اسکے متعلق علماءکی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ، کے احسانات امت محمدیہ پر روزافزوں

ہوئے ہیں۔اسلئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اوّلاً حق تعالیٰ شانہ' نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماءنے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے۔فضائل نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس گنے اور ستائیس گنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے ستر والی روایت کے متعلق لکھا کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے،اسلئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

٤: عَن اَبِی ھُرَیرَۃؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسَلَّمَ مَن ذُکِرتُ عِندَہٗفَلیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَن صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ عَشرًا وَفِی رِوایَۃٍ مَن صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃ وَاحِدَۃً صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ عَشرَ صَلَوَاتٍ وَّ حَطَّ عَنہُ عَشرَ سَیِّئَاتٍ وَّ رَفَعَہ بِھَا عَشَرَۃَ دَرَجَاتٍ ۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسکے سامنے میرا تذکرہ آوے اسکو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا االلہ جل شانہ' اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اسکی دس خطائیں معاف کریگا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔

رواہ احمد والنسائی واللّفظ لہ وابن حبّان فی صحیحہ کذافی الترغیب۔

**ف:** علامہ منذری رحمتہ اللہ علیہ نے ترغیب میں حضرت براءؓ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اسکے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہو گا۔

اور طبرانی رحمتہ اللہ علیہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے۔اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی پیشانی پر بَرَآئَۃ مِّنَ النِّفَاقِ وَ بَرَآئَ ۃ مِّنَ النَّار لکھ دیتے ہیں،یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے، اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائینگے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے، اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اسکے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ،حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آئے تو اسکی تعمیل کی جائے۔ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرواز کر گئی۔میں اس تصور سے رونے لگا،حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا عبد الرحمن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں(خدانخواستہ) آپکی روح تو پرواز نہیں کر گئی۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اسکے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو

مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اسکے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائینگے۔ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدسﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبد الرحمنؓ کیا بات ہے؟میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضورﷺ نے فرمایا ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہو گی کہ اللہ جل شانہ‘نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔(کذا فی الترغیب) حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ بہت ہی بشاش تشریف لائے چہرہ انور پر بشاشت کے اثرات تھے،لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے،حضورﷺ نے فرمایا صحیح ہے۔میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے،جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ‘اسکے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اسکے بلند کریں گے۔ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور بشاشت سے بہت ہی چمک رہا تھا ور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو،ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے گئے

ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود بڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائینگے اور دس درجے بلند کرینگے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا حضورﷺ فرماتے ہیں۔میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا،تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ جل شانہ' نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَانتَ صَلَّی اللہ عَلَیکَ کی دعا کرے(کذا فی الترغیب) علامہ سخاوی رحمۃاللہ علیہ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت مَن جَآئَ بِالحَسَنَۃِ فَلَہ عَشرُ اَمثَالِھَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔بندہ کے نزدیک تو اسکا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اسکی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہ' کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔اور خود علامہ سخاوی رحمۃاللہ علیہ نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس مرتبہ درود بھیجنا اسکی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے،اسکے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا دس گناہوں کا معاف کرنا دس نیکیوں کا اسکے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی صریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدسﷺ کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منھا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزا استہزاءیہ دس کلمات ارشاد فرمائے حلاف، مہین، ہماز، مشائ، بنہیم،مناع للخیر،معتد

،اثیم،عتل،زنیم، مکذبالآیات بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتلٰی عَلَیہِ اٰ یَاتُنَا قَالَ اَسَاطِیرُ الاَوَّلِینَ فقط یہ الفاظ جو حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورہ نون کی اس آیت میں وارد ہوئی ہیں۔

ولاتطع کل حلاف مھینo ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثم o عتل بعد ذالک زنیم۔ ان کان ذا مال وبنینo اذا تتلیٰ علیہ ایانتا قال اساطیر الاولینo

ترجمہ:اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو،بے وقعت ہو،طعنہ دینے والا،چغلیاں لگاتا پھرتاہو،نیک کام سے روکنے والا ہو،حد سے گذرنے والا ہو،گناہوں کا کرنے والا ہو،سخت مزاج ہو اسکے علاوہ حرامزادہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال واولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اسکے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں(بیان القرآن)

۵: عَن ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسولَ اللہِ ﷺ اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِی یَومَ القِیٰمَۃِ اَکثَرُھُم عَلَیَّ صَلٰوۃ

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلا شک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاھما من روایۃ موسیٰ بن یعقوب کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ

ف: علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔حضرت انسؓ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہو گا۔فصل دوم کی حدیث نمبر۳میں بھی یہ مضمون آرہا ہے،نیز حضور اقدسﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءتم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نو ر ہے اور جو یہ چاہے کہ اسکے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلے اسکو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اسکے ہولوں سے اور اسکے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔زاد السعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہو گا۔علامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اسکے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہو گا۔ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی

کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے۔جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث نمبر ۳ پر آرہا ہے،علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بالا اِنَّ اَولَی النَّاسِ کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اسلئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔اسی طرح حضرت ابو عبیدؒ نے بھی کہا ہے کہ اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں اسلئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے اسی طرح سے خطیب نے ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے۔علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔محدثین سے مراد اس موقعہ پر ائمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں زادالسعید میں طبرانی سے حضور اقدس ﷺ کا ایہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں(یعنی لکھے)ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے،جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔اور طبرانی ہی سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے دن اسکے لئے شفاعت ہو گی۔اور امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ ر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں۔تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

٦: عَن ابنِ مَسعُودٍؓ عَنِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِینَ یُبَلِّغُونِی عَن اُمَّتِی السَّلَامَ

رواہ النسائی وبن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرھما وقَالَ الحاکم صحیح الاسناد

ابن مسعودؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ' کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں)پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

ف: اور بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ' کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری امت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ترغیب میں حضرت امام حسنؓ سے حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اسکے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اسکے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔مشکوۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

٧: عن عمَّارِ بنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ ﷺ اِنَّ اللہَ وَکَّلَ بِقَبرِی مَلَکًا اَعطَاہُ اَسمَاعَ الخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّی عَلَیَّ اَحَد اِلٰی یَومِ القِیٰمَۃِ اِلاَّ اَبلَغَنِی بِاِسمِہٖ وَاِسمِ اَبِیہِ ھٰذَا فُلَانُ بنُ فُلَانٍ قَد صَلّٰی عَلَیکَ

رواه البزار كذا فی الترغیب وذکر تخریجه السخاوی فی القول البدیع

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضورﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔جسکو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اسکا اور اسکے باپ کا نام لیکر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپﷺ پر درود بھیجا ہے۔حضورﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ' اسکے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود(رحمت) بھیجتے ہیں۔ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ' نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے۔وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا۔جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا او اسکے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اسکے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ' اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔حق تعالیٰ شانہ نے میری یہ درخواست قبول فرمائی۔حضرت ابو امامہ کے واسطہ سے بھی حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے

کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درووو(رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتاہے۔ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہ اسکی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں۔جو اسکو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوۃ و سلام حضور تک پہنچاتا رہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضورﷺ تک امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں اسلئے کہ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے ا س کا کام صرف یہی ہے کہ حضور تک امت کا سلام پہنچاتا رہے اور یہ فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اسکو حضور اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اسکو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچائے اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بار بار دیکھنے کی نوبت آئی۔پھر سید الکونین فخر الرسل ﷺ کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا۔اسلئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں بر محل ہے۔

۸: عَن اَبِی ہُرَیرَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺمَن صَلّٰی عَلَیَّ عِندَ قَبرِی

حضرت ابوہریرہؓحضوراقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر سَمِعتُہ وَمَن صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبلِغتُہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوۃ وبسط السخاوی فی تخریجہ

میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اسکو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضور ﷺ تک پہنچائے۔اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اس کو خود سنتے ہیں۔جو شخص دور سے درود بھیجے اسکے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر چکا کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اسکو حضور ﷺ تک پہنچا دیں۔اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس ﷺ بنفس نفیس خود سنتے ہیں۔بہت ہی قابل فخر،قابل عزت،قابل لذت چیز ہے۔علامہ سخاویؒ رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی،میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ!یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَیکَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف

قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔اسلئے کہ قرب میں جو خشوع و خضوع اور حضور قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا۔صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں۔یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلاواسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں۔اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیاجانا چاہیے کہ حضرت ﷺ پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے

بہر سلام مکن رنجہ در جواں آں لب   کہ صد سلام مرابس یکے جواب از تو انتہی

اس مضمون کو علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں آجائے۔اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

وَمَنخَطَرت مِن بِبَالِکَ خَطرَۃً   حَقِیق بِاَنیَسمُوا وَاَن یَتَقَدَّمَا

ترجمہ ''جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گذر جائے وہ اسکا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے(اچھلے کودے)'' ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔

اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اسلئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس

کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں۔اور آپ کے بدنِ اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاءؑ کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث اَلاَنبِیآئُ اَحیَائٌ فِیقُبُورِہِم یُصَلُّونَ کہ انبیاءاپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انسؓ ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاءؑ کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نعش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا،کھولا اور اسکے بعد حضور اقدس ﷺ سے خطاب فرماتے ہوئے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی! اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں ایک موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے(بخاری)علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات انبیاءؑ میں مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔اور فصل ثانی کی حدیث نمبر۳ پر بھی مستقل یہ مضمون آرہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہ السلام کے بدنوں کو کھائے۔

علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اسلئے کہ وہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ السلام ،حضرت میکائیل علیہ السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اسکی مٹی سید البشر ﷺ پر مشتمل ہے۔اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اسکے پاک رسول ﷺ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کر لے،گویا کہ وہ حضور ﷺ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور ﷺ اسکا سلام سن رہے ہیں۔آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اسکے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہو اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا نَبِیَّ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا خَیرَۃَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا خَیرَ خَلقِ اللہ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا حَبِیبَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا سَیِّدَ المُرسَلِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا خَاتَمَ النَّبِیِّینَ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا رَسُولَ رَبِّ العٰلَمِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا قَائِدَ الغَرِّ المُحَجَّلِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیک یَا بَشِیرُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نَذِیرُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلٰی اَھلِ بَیتِکَ الطَّاھِرِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلٰی اَزوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّہَاتِ المُومِنِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیک وَعَلٰی اَصحَابِکَ اَجمَعِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیک وَعَلٰی سَائِرِ الاَنبِیَآئِ وِالمُرسَلِینَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِینَ جَزَاکَ اللہُ عَنَّا یَا رَسُولَ اللہِ اَفضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَن قَومِہٖ وَرَسُولاً عَن اُمَّتِہٖ وَصَلّٰی اللہُ عَلَیک کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُونَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِکرِکَ الغَافِلُونَ وَصَلّٰی عَلَیکَ فِی الاَوَّلِینَ وَصَلّٰی عَلَیک فِی الاٰخِرِینَ اَفضَلَ وَاَکمَلَ وَاَطیَبَ مَا صَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الخَلقِ اَجمَعِینَ کَمَا اَستَنقَدنَا بِکَ مِن الضَّلاَلَۃِ وَبَصَّرنَا بِکَ مِنَ العَمٰی وَالجَھَالَۃِ اَشھَدُ اَن لآَّ اِلٰہَ

اِلاَّ اللّٰہُ وَاَشہَدُ اَنَّکَ عَبدُہ وَرَسُولُہ وَاَمِینُہ وَخَیرَتُہ مِن خَلقِہِ وَاَشھَدُ اَنَّکَ قَد بَلَّغتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیتَ الاَمَانَۃَ وَنَصَحتَ الاُمَّۃَ وَجَاھَدتَّ فِی اللہِ حَقَّ جِھَادِہِ اَللّٰھُمَّ اٰتِہِ نِھَایَۃَ مَا یَنبَغِی اَن یَّمْلَہاالاٰمِلُونَ (قلت وذکرہ النووی فی مناسکہ بالثرمنہ)

ترجمہ:آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام ،اے اللہ کے نبی،آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی، آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات،آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار، آپ پر سلام اے خاتم النبیین،آپ پر سلام اے رب العالمین کے رسول،آپ پر سلام اے سردار ان لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاوں والے ہوں گے۔(یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضاءکو وہ وضو میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہونگے)آپ پر سلام اے جنت کی بشارت دینے والے،آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانیوالے،آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں،سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہراتؓ پر جو سارے مومنوں کی مائیں‌میں،سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرامؓ پر،سلام آپ پر اور تمام انبیاءؑ اورتمام رسولوں ؑپر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر،یا رسول اللہ !اللہ جل شانہ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اسکی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اور اللہ تعالی شانہ آپ پر اولین میں درود بھیجے اللہ تعالی شانہ آپ پر آخرین میں درود بھیجے اس سے سب افضل اور

اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی وجہ سے جہالت اور اندھے پن سے بصیرت عطا فرمائی۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اورگواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور اسکے امین ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اسکی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی سالت کو پہنچا دیا اسکی امانے کو ادا کر دیا، امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔یا اللہ آپ کو اس سے زیادہے سے زیادہ عطا فرما جسکی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں(یہاں تک سلام کا ترجمہ ہوا)

اسکے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے ممنین اور ممنات کے لئے دعا کرے اسکے بعد حضرات شیخین حضرت ابو بکر ،حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور ان کے لئے بھی دعا کرے۔اور اللہ سے اسکی بھی دعا کرے کہ اللہ جل شانہ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدسﷺ کی مدد میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدسﷺ کی حق ادائیگی میں خرچ کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریمﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے(یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہِ افضل ہے اَلصَّلوٰۃُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہِ سے)علامہ باجی رحمتہ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدین قاموسؒ رحمتہ اللہ علیہ کی رائے ہے۔اسلئے کہ حدیث میں مَا مِن مُسلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ عِندَ

قَبرِی آیا ہے۔انتہٰی۔علامہ سخاویؒ رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابو داود شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں۔یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ(یعنی درود)بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔چنانچہ اسی روایت میں جو اوپر ابھی نمبر۸ پر گذری ہے اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اسکو سنتا ہوں۔اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔اسلئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وغیرہ کے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔اس صورت میں علامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔وفاءالوفاءمیں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ بن محمد بن عبداللہ بن الحسین سامری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستوعب میں زیارت قبر النبیﷺ کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں پر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو۔اور اسکے بعد علامہ سامری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اسکے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلتَ فِی کِتَابِکَ لِنَبِیِّکَ عَلَیہِ السَّلَامُ وَلَواَنَّھُم اِذظَّلَمُو آ اَنفُسَھُم جَآ ئُ و کَ فَستَغفَرُوا اللّٰہَ وَاستَغفَرَ لَھُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیمًاo وَاِنِّی قَداَتَیتُ نَبِیِّکَ مُستَغفِرًا فَاسئَلُکَ اَنتُوجِبَ لِیالمَغفِرَۃَ کَمَا اَوجَبتَھَا لِمَناَتَاہفِی حَیَاتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّہ اِلَیکَ بِنَبِیِّکَ ﷺ۔

ترجمہ: ''اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی ﷺ سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کے توبہ کا قبول کرنے والا رحمن کرنے والا پاتے اور میں تیرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی زندگی میں آیا ہو۔اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی ﷺ کے وسیلہ سے''اسکے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کی۔

۹: عَن اُبَیّ ابنِ کَعبٍ قَالَ قُلتُ یَا رَسُول اللّٰہِ اِنِّی اُکثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیکَ فَکَم اَجعَلُ لَکَ مِن صَلٰوتِی فَقَالَ مَا شِئتَ قُلتُ الرُّبعَ قَالَ مَا شِئتَ اِن زِدتَّ فَخَیر لَّکَ قُلتُ النِّصفَ قَالَ مَا شِئتَ اِن زِدتَّ فَخَیر لَّکَ قُلتُ فَالثُّلُثَینِ قَالَ مَا شِئتَ اِن زِدتَّ فَخَیرلَّکَ قُلتُ اَجعَلُ لَکَ صَلٰوتی کُلَّھَا قَالَ اِذَا تُکفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنبُکَ۔

رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقالَ صححہ وبسط السخاوی فی تخریجہ

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ!میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اسکی مقدار اپنے اوقات دعاءمیں سے کتنی مقرر کروں۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی۔حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے

لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا دو تہائی کر دوں حضورﷺنے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے

زیادہ بہتر ہے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدسﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

**ف:**مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاوں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں، تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔مثلا میں نے اپنے اور وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔علامہ سخاوی رحمۃاللہ علیہ نے امام احمد رحمۃاللہ علیہ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کردوں تو کیسا؟حضورﷺنے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالی شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔علامہ سخاویؒ رحمۃاللہ علیہ نے متعدد صحابہؓ سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرامؓ نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔علامہ سخاوی رحمۃاللہ علیہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس ﷺ کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر

کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اسکو دُعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب ورغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالی کی رضاءکو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اسکے سب مہمات کی۔مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اسکو ،جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمۃاللہعلیہ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد اداءفرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائناتﷺ کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔عرض کیا گیا کہ اسکے لئے کچھ عدد معین ہو۔فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اسکے رطب اللسان ہو اور اسکے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں، ا ھ، اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اورظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔اسلئے کہ اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لئے دعاوں کا مقرر کر رکھا تھا۔اس میں سے درود شریف کے لئے مقرر کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے۔جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر۲۰ کے ذیل میں گذرا ہے کہ بعض روایات میں اَلحَمدُ للہِ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افض الدعاءکہا گیا ہے اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبد الحق محدث نور اللہ مرقدہ

کو ان کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گذر جاتی تو حضور اقدس ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو اللہ کا ذکر کرو، اے لوگو اللہ کاذکر کرو(یعنی بار بار فرماتے)راجفہ آگئی اور رادِفہ آرہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اسکے ساتھ لاحق ہیں آرہی ہے۔موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اسکے ساتھ لاحق ہیں آرہی ہے۔اسکو بھی دو مرتبہ فرماتے۔راجفہ اور رادِفہ قرآن پاک کی آیت جو سورہ والنازعات میں ہے کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:۔

یَو مَ تَرجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتبَعُھَا الرَّ ادِ فَۃُ قُلُوب یَّو مَئِذٍ وَّ ا جِفَۃ اَبصَارُ ھَا خَاشِعَۃ

جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالے گی اس سے مراد پہلا صور ہے اسکے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آئے گی اس سے مراد دوسرا صور ہے بہت سے دل اس روز خوف سے مارے دھڑک رہے ہانگے شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہونگی۔(بیان القرآن مع زیادۃ)

۱۰: عَن اَبِی الدَّردَآءِؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن صَلّٰی عَلَیَّ حِینَ یُصبِحُ عَشرًا

حضرت ابو الدرداءؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو وَحِینَ یُمسِیُ عَشرًا اَدرَکَتْہُ شَفَاعَتِی یومَ القِیٰمَۃِ ۔قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

رواہ الطبرانی باسنادین احدہما جید لکن فیہ انقطاع کذا فی القول البدیع

**ف:** علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے ،قیامت کے دن میں اسکا سفارشی بنوں گا۔اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنزِلہُ المَقعَدَالمُقَرَّبَ عِندَکَ یَومَ القِیٰمَۃِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے۔میں اسکو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اسکے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے اور اسکے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔یا یہ مطلب ہے کہ بعض کے لئے سفارشی

اور بعض کے لئے گواہ۔مثلا اہل مدینہ کے لئے گواہ،دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداری کے لئے گواہ اور گناہگاروں کے لئے سفارشی۔وغیرہ ذلک کما قالہ السخاوی

۱۱: عَن عَائِشَۃَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ علَیہِ وَسَلَّمَ مَا مِن عَبدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلاَّ عُرِجَ بِھَا مَلک حَتّٰی یَجِیئُ بِھَا وَجہ الرَّحمٰنِ

حضرت عائشہؓ نے حضور اقدسﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔

عَزَّ وَجَلَّ فَیَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذھَبُو بِھَا وِالٰی قَبرِ عَبدِی تَستَغفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقَرَّبِھَا عَینَہ

وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاو یہ اسکے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اسکی آنکھ ٹھنڈی ہو گی۔

اخرجہ ابو علی بن البناءوالدیلمی فی سند الفردوس وفی سندہ عمر بن حبیب ضعفہ النسائی وغیرہ کذا فی القول البد یع

**ف:** زاد السعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہﷺ ایک پرچہ سر انگشت کی برابر نکال کرمیزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔تیری حاجت کے وقت میں نے اسکو ادا کردیا۔اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سرانگشت کی برابر میزان کے پلڑے کو

کیسے جھکا دے گا اسلئے کہ اللہ جل شانہ' کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہو گا اتنا ہی وزن زیادہ ہو گا۔حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا'وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتھائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آگیا۔یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی نمبر۱۴ پر گذر چکی ہے۔جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے۔اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔اور بھی اس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گذری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایات نمبر۲۰ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آرہا ہے۔

۱۲: عَن اَبِی سَعِیدٍ نِ الخُدرِیِّ عَن رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ علَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہ قَالَ اَیُّمَا رَجُل مُسلِمٍ لَم یَکُن عِندَہ

حضرت ابو سعید خدریؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جسکے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے

صَدَقَۃ فَلیَقُل فِی دُعَائِہ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَرَسُولِکَ وَصَلِّ عَلَی المُومِنِینَ وَالمُومِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمٰتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃ وَقَالَ لاَ یَشبَعُ المُومِنُ خَیرًا حَتّٰی یَکُونَ مُنتَھَاہُ الجَنَّۃَ

رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ وعزاہ السیوطی فی الدرالی الادب المفو للبخاری

(اللہم صل سے اخیر تک)اے اللہ درود بھیج محمدﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر، پس یہ دعاءاسکے لئے زکوٰۃ یعنی

صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک وہ جنت میں پہنچ جائے

ف: علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔علماء میں اس بات پر اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس ﷺ پر درود۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور ﷺ درود صدقہ سے بھی افضل ہے اسلئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہ اور اسکے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں۔اگرچہ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ خود اسکے موافق نہیں ہیں۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے۔ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاوں کو محفوظ کرنیوالا ہے۔تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے (گناہوں) کا کفارہ ہے اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اسکو صاحب مشکوٰۃ نے فضائل علم میں

نقل کیا ہے اور صاحب مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے۔اگر چہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اسکو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔اگر اسکے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے۔لیکن صاحب مظاہر حق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صاحب مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے اسلئے وہ تحریر فرماتے ہیں ہر گز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے یعنی اخیر عمر تک طلب علم میں رہتا ہے اور اسکی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاءاللہ تعالیٰ۔اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لئے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیل علم میں مشغول رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگر چہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل اسکی کا ہی ہے اسکو۔(حق)

## تکملہ

اس فصل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر مختصر اًختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس ﷺ کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور

نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرمادیئے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اول مجملا ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔چنانچہ وہ لکھتے ہیں باب ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا۔اسکے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور اقدس ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا۔اور درود پڑھنے والوں کی خطاں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے۔اور اسکے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا۔اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کے برابر ہو، اور اسکے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاوں کو درود بنا دے اسکے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب ہی نمبر۹پر حضرت ابیؓ کی حدیث میں گذر چکا ،اور خطاوں کا مٹا دینا اور اسکے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا،اور اسکی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اسکے لئے شاہد و گواہ بننا اور آپ ﷺ کی سفاعت کا واجب ہونااور اللہ کی رضاءاور اسکی رحمت کا ناز ل ہونااور اسکی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنااور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا۔اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا۔اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا۔اور پل صراط پر سہولت سے گذر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانا جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اسکے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا ،اور نادار کے لئے صدقہ

کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ اور طہارت ہے اور اسکی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اسکی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔اور مجالس کے لئے زینت ہے اور فقر کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے۔اور اسکے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کئے جاتے ہیں۔اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔اور اسکی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اسکے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں۔اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تقریب حاصل ہوتا ہے اور وہ بیشک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اسکا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اسکی غیبت کریں۔درود شریف بہت با برکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔اور دین ودنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اسکے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے باب کے شرو میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا جن میں سے بعض فصل اور میں گذر چکی ہیں اور بعض فسل ثانی میں آرہی ہیں۔اور ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا جن میں سے بعض فصل اول میں گذر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آرہی ہیں اور ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان

احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود ،درود پڑھنے والے پر مضاعف(یعنی دس گناہ) ہوتاہے اور اسکی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے درجات بلند ہوتے ہیں،پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات اور معدن السادات پر درود کی کثرت کیا کر،اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاوں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں۔ جبار الارضین والسمٰوٰت کی طرف سے اور درود ہے اسکے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ۔ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذات اقدسﷺ پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔اور بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔اور اولیاءکرام کا صبح شام کا مستقل معمول رہا ہے۔پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جما رہا کر اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائینگے،تیری امیدیں بر آئیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔اللہ تعالی شانہ کی رضا حاصل ہو گی ،قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہو گا۔

## دوسری فصل

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

١۔عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ اَبِی لَیلٰی قَالَ لَقِیَنِی کَعبُ بنُ عُجرَۃَ فقَالَ اَلاَ اَھدٰی لَکَ ھَدیَۃً سَمِعتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ بَلٰی فَاھدِھَا لِی فقَالَ سلنَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ کَیفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیکُم اَھلَ البَیتِ فَاِنَّ اللّٰہ قَد عَلَّمَنَا کَیفَ نُسَلِّمُ عَلَیکَ قَالَ قُولُو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجہ واختلاف الفاظہ وقَالَ ھکذا لفظ البخاری علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم فی الموضعین

حضرت عبد الرحمنؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعبؓ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں حضورﷺ سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے۔انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ تعالی نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو۔(اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے اخیر تک)یعنی اے اللہ درود بھیج محمد(ﷺ) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ‌السلام پر اور ان کی آل (اولاد) پر اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔اے اللہ برکت نازل فرما محمد(ﷺ) پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیم علیہ‌السلام پر اور ان کی آل(اولاد)پر بیشک آپ ستودہ صفات بزرگ ہیں۔

**ف:** ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں (رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین) مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین ہدیے حضور اقدسﷺ کا ذکر شریف،

حضورﷺ کے حالات تھے۔ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادّی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اسکے شاہد عدل ہیں۔اسی بنا پر حضرت کعبؓ نے اسکو ہدیہ سے تعبیر کیا۔یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے۔اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے علامہ سخاویؒرحمتہ اللہ علیہ نے قول بدیع میں اسکے بہت طریق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں وہ ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسلا نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ " اِنَّ اللہ وَمَلٰٓئِکَتَہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اجعَل صَلوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ الخ پڑھا کرو۔دوسری حدیث میں ابو مسعود بدریؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد ب عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدسﷺ تشریف لائے حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔پس ارشاد فرمایئے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں حضورﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔پھر حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ روایت مسلم و ابوداود وغیرہ میں ہے۔اسکا مطلب ''ہم اسکی تمنا کرنے لگے''یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کو غایت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم ﷺ کا تامل ہوتا یا سکوت فرماتے تو ان کو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال کہیں منشاءمبارک کے خلا ف تو نہیں ہو گیا۔یا یہ کہ اسکا جواب نبی کریمﷺ کو معلوم نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور اقدسﷺ کو تامل فرمانا پڑا۔بعض روایات سے اسکی تائید

بھی ہوتی ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔مسند احمد وابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابیؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے۔ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں۔حضور ﷺ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا اسکے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

ایک اور روایت میں عبد الرحمن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور نے فرمایا یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔مسند احمد ترمذی بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیہ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! سلام تو ہمیں معلوم ہے آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ﷺ نے ان کو درود تلقین فرمایا۔اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں۔اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہاتی ہیں۔اس جگہ ظاہر یہ ہے حضور اقدس ﷺ نے مختلف صحابہ ؓ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے۔نفس درود شریف کا وجوب

علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آرہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں نمبرا پر لکھا گیا ہے یہ بخاری شریف کی روایے ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولی ہے جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا ہے کہ حضور ﷺ پر درود کن الفاظ سے پڑھے؟ تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اسکے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عبارت شرح منیّۃ سے نقل کی ہے۔شرح منیّۃ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اسکے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے انتہیٰ۔اور کعب بن عجرہؓ کی یہی روایت ہے جو اوپر گذری۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو آیت شریفہ کے امتثال امر میں سکھلائے۔اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ایک جگہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے تو کون سا درود پڑھیں، حضور ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ وہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیے۔یہاں ایک بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں

کاتب کی غلطی سے حرزثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ رہے۔اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔اول یہ کہ صحابہ کرامؓ کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔اور اوجز میں امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے (۲)ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلا یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔اسکے بھی ''اوجز ''میں کئی جواب دیئے گئے ہیں اور حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔کوئی عالم ہو تو خود دیک لے غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کر لے۔سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثر یہ تو وہی ہے جو اوپر گذرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اسکا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے نور کی متعلق ارشاد ہے۔

(مَثَلُ نُورِہ کَمِشکٰوۃٍ فِیهَا مِصبَاح الایۃ)

ترجمہ:۔ اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔اخیر آیت تک۔

حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت(۳) یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا؟اسکے بھی ''اوجز'' میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی زاد السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔بندے کے نزدیک تو زیادہ پسند یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دیا۔چنانچہ ارشاد ہے''وَاتَّخَذَ اِبرَاهِيمَ خَلِيلاً'' لٰہذا جو درود اللہ تعالی کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہو گا وہ محبت کی لائن کا ہو گا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں۔لٰہذا جو درود محبت کی لائن کا ہو گا وہ یقینا سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہو گا۔چنانچہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کو اللہ جل شانہ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیااور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیاہے۔اتنے میں حضور تشریف لائے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی۔بیشک ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں اور ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدم اللہ کے صفی ہیں لیکن بات یوں ہے غور سے سنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور اس جھنڈے کے نیچے آدم علیہ السلام اور سارے انبیائ علیہ السلام ہونگے اور اس پر فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا

اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے جنت میں میں اور میری امت کے فقراءداخل ہونگے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اولین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔اور بھی متعدد روایات سے حضور کا حبیب اللہ ہونا معلام ہوتا ہے۔محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس ﷺ کے آباءمیں ہیں اسلئے بھی مَن اشبہ اباہ فما ظلم آباءواجداد کے ساتھ مشابہت بہت ممدوح ہے۔مشکوۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اونچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاءکے لئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے۔ایک خاص محبت کے ساتھ میں جو حضور اقدسﷺ ہی کیساتھ مخصوص ہے۔

۲۔عَن اِبِی ھُرَیرَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسَلَّمَ من سَرَّہَ اَن یُّکتَالَ بِالمِکیَالِ الاَوفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَینَا اَھلَ البَیتِ فَلیَقُل اَللّٰھُمَّ

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اسکا ثواب بہت بڑے

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ن النَبِیِّ الاُمِّیِّ وَاَزوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ المُومِنِینَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھلِ بَیتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

رواہ ابو داود وذکرہ السخاوی بطرق عدیدۃ

پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے(اللہم صل علی محمد سے اخیر تک)ترجمہ:۔اے اللہ درود بھیج محمد(ﷺ)پر جو نبی امی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں

ہیں اور آپﷺ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بیشک آپ ہی سزاوار حمد ہیں بزرگ ہیں۔

**ف:** نبی امی حضور اقدس ﷺ کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپﷺ کا تورات، انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اتریں ذکر کیا گیا ہے(کذا فی المظاہر)

آپﷺ کو نبی امی کیوں کہا جاتا ہے؟اس میں علماءکے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروح حدیث مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے مشہور قول یہ ہے کہ" امی" ان پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح وبلیغ قرآن پاک لوگوں کو پرھائے غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کا ذکر کیا گیا۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست

’’جو یتیم کہ اسنے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اسنے کتنے ہی مذہبو ں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے۔

نگار من کہ بمکتب نہ رفت وخط نہ نوشت　　　بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

’’میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا‘لکھنا بھی نہیں سیکھا۔وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا‘‘۔

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرزثمین نمبر۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والدین نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِک وَسَلِّم میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدسﷺ کی خدمت میں پڑھا توحضورﷺنے اسکو پسند فرمایا۔اسکا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کامطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسکے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہو گی، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جا سکتی جن ترازووں میں حمام کے لکڑ تالے جاتے ہوں ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی ،پاسنگ میں رہ جائے گی۔ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار ہیں ہوا کرتی ہیں وہ ترازووں میں تلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقداروں میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں ترازووں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے علامہ

سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو مسعودؓ سے بھی حضور ﷺ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے۔اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانہ ے ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے۔اَللّٰھُمَّ اجعَل صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَدِنِ النَّبِیِّ وَاَزوَاجِہِ اُمَّھَاتِ المُومِنِینَ وَذُرِّیَّتِہِ وَاَھلِ بَیتِہِ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ کی حوض سے بھر پور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَبِہٖ وَاَولَادِہٖ وَاَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھلَ بَیتِہٖ وَاَصھَارِہٖ وَاَنصَارِہٖ وَاَشیَاعِہٖ وَمُحِبِّیِہٖ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَینَا مَعَھُم اَجمَعِینَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

اس حدیث کو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شفاءمیں نقل کیا ہے

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمٖ

۳۔عَن اَبِی الدَّردَاءقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَکثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَومَ الجُمعَۃِ فَاِنَّہٗیَوم مَشھُود تَشھَدُ المَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدا لَن یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلاَّ عُرِضَت عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفرُغ مِنہَا قَالَ قُلتُ وَبَعدَ المَوتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الاَرضِ اَن تَاکُلَ اَجسَادَ الاَنبِیَآئِ عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

رواہ ابن ماجۃ باسناد جید کذا فی الترغیب زاد السخاوی فی آخر الحدیث فنبی اللہ یرزق وبسط فی تخریجہ واخرج معناہ عن عدۃ من الصحابۃ وقاَل القاری ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفۃ

حضرت ابو الدرداؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اسکے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!آپ کے انتقال کے بعد بھی۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاءؑ کے بدنوں کو کھائے۔پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ف: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاءؑ کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا پس کوئی فرق نہیں ہے ان کے لئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اسطرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اسلئے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت موسی علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادیٔ،اھ، علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے۔حضرت اوسؓ کے واسطہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے ،اسی دن حضرت آدمؑ کی

پیدائش ہوئی اسی میں ان کی وفات ہوئی اسی دن میں نفخہ(پہلا صور)اور اسی میں صعقہ(دوسرا صور) ہو گا پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ!ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو(قبر میں)بوسیدہ ہو چکے ہونگے؟حضورﷺنے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاءعلیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضورﷺکا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہو گا وہ مجھ سے (قیامت کے دن)سب سے زیادہ قریب ہو گا یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضورﷺسے سب سے زیادہ قریب ہو گا فصل اول کے نمبر۵ میں گذر چکا ہے۔حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدسﷺکا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فورا پیش ہوتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضوراقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن(یعنی جمعہ کے دن)میں کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعاءاور استغفار کرتا ہوں۔اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ حضرت خالد بن معدان رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔سلیمان بن سحیم رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدسﷺ کی زیارت کی۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر

ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟حضورﷺ نے فرمایا ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدسﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔اور حضور اقدسﷺ کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اسلئے اس دن کو حضور اقدسﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدسﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت مےں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ،حضرت انس رضی اللہ عنہ ،اوس بن اوس رضی اللہ عنہ ،ابو امامہ رضی اللہ عنہ،ابو الدردائ رضی اللہ عنہ،ابو مسعود رضی اللہ عنہ ،حضرت عمر رضی اللہ عنہ،ان کے صاحبزادے عبد اللہ وغیرہ حضرات سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

۴۔وَعَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُول اللہِ صَلَّی اللہُ علَیہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُور عَلَی الصِّرَاطِ وَمَن صَلّٰی عَلَیَّ یَومَ الجُمُعَۃِ ثَمَانِینَ مَرَّۃً غُفِرَت لَہ ذُنُوبُ ثَمَانِینَ عَامًا۔

ذکرہ السخاوی من عدۃ روایات ضعیفۃ بالفاظ مختلفۃ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسی دفعہ مجھ پر درود بھیجے اسکے اسی سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا۔اور صاحب اتحاف نے بھی شرح احیاءمیں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایات بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔غالبا اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابو ہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شفاءمیں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی ودار قطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَبِیِّ الاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہ وَسَلِّمِ تَسلِیمًا اسکے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اسکے لئے لکھا جائے گا۔دار قطنی کی ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اسکے اسی سال کے گناہ معاف کیئے جائینگے۔کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ!درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا:۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُولِکَ النَبِیِّ الاُمِّیِّ۔اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کرلے۔انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔نبی کریمﷺ سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اسلئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث نمبر۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاراں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گنی گئی ہیں۔دار قطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی رحمتہ اللہ علیہ نے حسن بتلایا ہے۔حضرت علیؓ سے حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔حضرت سہل بن عبد اللہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَبِیِّ الاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّم اسی دفعہ پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اسکے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں بحوالہ در مختار اصبہانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا

نہیں۔شیخ ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور اردود ہونے کا احتمام ہے۔لیکن حضور اقدس ﷺ پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۵۔عَن رُوَیفِعِ بنِ ثَابِتِ الاَنصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ مَن قَالَ اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَانزَلہُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَکَ یَومَ القِیٰمَۃِ وَجَبَت لَہ شَفَاعَتِی رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وبعض اسانیدہم حسن کذا فی الترغیب

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اسطرح کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنزِلہُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَکَ یَومَ القِیٰمَۃِ اس کے لئے میرے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

**ف:** درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:۔"اے اللہ آپ محمد(ﷺ)پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے ٹھکانے پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو"علماء کے مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود یا آپ ﷺ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقام عالی جو سب سے اَعلیٰ وارفع ہے۔حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اسلئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا۔اور اسکے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی رحمتہ اللہ علیہ سے گذرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام

محمود ہے اسلئے کہ روایت میں "یوم القیمۃ"کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں "المقرب عندک فی الجنۃ" کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانا جو جنت میں مقرب ہو اس بناءپر اس سے مراد وسیلہ ہو گا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلی درجہ ہے۔بعض علماءنے کہا ہے کہ حضوراقدسﷺ کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ایک مقام تو وہ ہے جبکہ حضور اقدسﷺ شفاعت کے میدان میں عرش معلی کے دائیں جانب ہوں گے۔جس پر اولین وآخرین سب کو رشک ہو گا اور دوسرا آپﷺ کا مقام جنت میں جسکے اوپر کوئی درجہ نہیں۔بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس ﷺ نے دوزخ جنت وغیرہ اور زنا کار،سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اسکے اخیر میں ہے کہ کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین وبہتر مکان میں نے نہیں دیکھا، اس میں بہت سے بوڑھے اورجوان عورتیں اوبچے تھے اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداءکا۔اسکے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھایئے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا۔میں نے کہا کہ میں اسکو بھی دیکھ لوں ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی جب آپ اس میں تشریف لیجائیں گے۔درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گذر چکا آئندہ بھی آرہا ہے۔کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اسکی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کامجرم نہیں اور حضور

اقدس ﷺ جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار، وہ کسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا موکدہ کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اسکی سفارش واجب ہے پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیاجائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۶۔عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُول اللهِ صَلَّی اللهُ علَیہِ وَسَلَّمَ مَن قَالَ جَزَی اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَہلُہٗاَتعَبَ سَبعِینَ کَاتِبًا اَلفَ صَبَاحٍ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ ولفظہ انصب سبعین ملکا الف صباح

حضرت ابن عباس حضورﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں ۔جو شخص یہ دعا کرے جَزَی اللہ عَنَّا مُحَمَّدًامَّا ھُوَاَھلُہ۔اللہ جل شانہ جزادے محمد(ﷺ)کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں"تو اسکا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

**ف:** نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ درود پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھلُہ وہ اسکا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔مشقت میں

ڈالے گا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔بعض علماء نے ’’جس بدلے کے وہ مستحق ہیں‘‘کی جگہ ’’جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب‘‘ ہے لکھا ہے۔یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایان شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ تعالی کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہاءہو گا۔حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے:۔

وَاجزِہٖ عَنَّا خَیرَ مَا جَزَیتَ نَبِیًّا عَن اُمَّتِہٖ ’’اے اللہ حضورﷺ کو ہمارے طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطاءفرمایئے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا‘‘ ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلوٰۃً تَکُونُ لَکَ رِضًا وَّ لِحَقِّہٖ اَدَائً وَّ اَعطِہِ الوَسِیلَۃَ وَ المَقَامَ المَحمُودَ الَّذِیَ وَعَدتَّہٗوَاجزِہٖ عَنَّا مَا ہُوَ اَھلُہٗ وَاجزِہٖ عَنَّا مِن اَفضَلِ مَا جَزَیتَ نَبِیًّا عَن اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیعِ اِخوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّینَ وَالصّٰلِحِینَ یَآ اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ

جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ایک علامہ جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جو اب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو کہ اولین وآخرین اور ملائکہ مقربین، آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدسﷺ پر

ایسا درود شریف پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ کَمَا اَنتَ اَھلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنتَ اَھلُہٗوَفعَل بِنَا مَا اَنتَ اَھلُہٗ فَاِنَّکَ اَنتَ اھلُ التَّقوٰی وَ اَھلُ المَغفِرَۃِ۔

جس کا ترجمہ یہ ہے۔''اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایان شان ہو بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے''۔ابو الفضل قومانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جاے تو ابو الفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دے نا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!یہ کیا بات ہے؟تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَبِیِّ الاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ علَیہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ہُوَ اَھلُہٗ ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میری نام کو حضور اقدس ﷺ کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اسکو کچھ غلبہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیام کو بیچتا نہیں(یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں کہ اسکے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا۔(بدیع) اس نوع کا ایک دوسرا قصہ حکایات میں نمبر۹۳ پر آرہا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۷۔عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَمرِو بنِ العَاصِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّﷺ یقُولُ اِذَا سَمِعتُمُ المُوَذِّنَ فَقُولُوا مِثلَ مَا یَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَن صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلّٰی اللّٰہ عَلَیہِ عَشرًا ثُمَّ صَلُّوا اللّٰہَ لِی الوَسِیلَۃَ فَاِنَّھَا مَنزِلَۃٌ فِی الجَنَّۃِ لَاتَنبَغِی اِلاَّ لِعَبدٍ مِن عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرجُو اَناکُونَ اَنَا ہُوَ فَمَن سَالَ لِی الوَسِیلَۃَ حَلَّتعَلَیہِ الشَّفَاعَۃُ۔

رواہ مسلم وابوداود والترمذی کذا فی الترغیب

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ موذن کہے وہی تم کہا کرو اسکے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔

**ف:**''اتر پڑے گی'' کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔اسلئے کہ بعض روایات میں اسکی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اسکے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو

شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلوٰۃِ القَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الوَسِیلَۃَ وَالفَضِیلَۃَ وَابعَثہُ مَقَامًا مَّحمُودَ نِ الَّذِی وَعَدتَّہ ۔اسکے لئے میری شفاعت اتر جاتی ہے۔حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدسﷺ اذان سنتے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلوٰۃِ القَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَتِہٖ سُولَہٗیومَ القِیمَۃِ۔اور حضورﷺ اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اسکے سنتے تھے اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔اور حضرت ابوہریرہؓ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا چیز ہے؟حضور نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے۔لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے۔جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت وَبتَغُوا اِلَیہِ الوَسِیلَۃَ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گذرا۔حضرت ابن عباسؓ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔قتادہؒ کہتے ہیں اللہ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اسکو راضی کردے۔واقدی رحمۃ اللہ علیہ، بغوی رحمۃ اللہ علیہ، زمخشری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ شیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل، اور اس قول میں نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے، اھ۔علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حصن حصین میں آداب ودعا میں لکھا ہے۔ اَن یَتَوَسَّلَ اِلَی اللہِ تَعَالٰی بِاَنبِیَآئِہٖ خ

رَمَصَ وَالصَّلِحِینَ مِن عِبَادِہٖ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہ کی طرف اسکے انبیاءکے ساتھ جیسا کہ بخاری مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو، جیسا کہ ماوردی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ نے ابو زید سے نقل کیا ہے اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو۔ اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحمُودًا ترجمہ:۔’’امید ہے کہ پہنچائیں گے آپ ﷺ کو آپکے رب مقام محمود میں‘‘مقام محمود کی تفسیر میں علماءکے چند اقوال ہیں یہ کہ وہ حضور اقدس ﷺ کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مراد ہے۔اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہ آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کہ کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے ان دونوں قولوں کے بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے اسلئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین وآخرین سے ہی آپ کی تعریف کرینگے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے استاد حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ کے اتباع میں کہتے ہیں ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش وکرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور ﷺ وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اسکے بعد حضور اقدس ﷺ اپنی امت پر گواہی دیں۔ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالک ؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں

کو اٹھائینگے۔پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے پھر میں کہوں گا جو اللہ چاہیں۔پس یہی مقام محمود ہے۔حافظ ابن حجررحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''پھر میں کہوں گا''سے مراد وہ حمد ثناءہے جو حضور اقدسﷺ شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اسوقت میں پیش آئیں گی۔انتہیٰ۔حضورﷺ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے حدیث کی کتابوں بخاری، مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے۔جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاوں گا اللہ جل شانہ مجھے سجدہ میں جب تک چاہینگے پڑا رہنے دیں گے اسکے بعد اللہ جل شانہ کا ارشاد ہو گا محمد سر اٹھاو اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی سفارش کرو قبول کی جائیگی، مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاوں گا۔پھر اپنے رب کی حمد و ثناءکروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا۔پھر میں امت کے لئے سفارش کروں گا۔بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکٰوۃ میں بھی مذکور ہے۔

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے　　　آ،آج عزت ہے تجھے

زیبا شفاعت ہے تجھے　　　بے شک یہ ہے حصہ تیرا

یہاں ایک بات قابل لحاظ ہے کہ اوپر کی دعا میں اَلوَسِیلَۃَ وَ الفَضِیلَۃَ کے بعد وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیعَۃَ کا لفظ بھی مشہور ہے۔محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے اسکے اخیر میں اِنَّکَ لَا تُخلِفُ المِیعَادَ کا اضافہ ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيبِکَ خَيرِ الخَلقِ کُلِّهِمِ

٨۔عَن اَبِي حَمَيدٍ اَو اَبِي اُسَيدِنِ السَّاعِدِیُّ قَالَ قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُم فِي المَسجِدِ فَليُسَلِّمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُل اللّٰهُمَّ افتح لِيّ اَبوَابَ رَحمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اللّٰهُمَّ افتح لِيّ اَبوَابَ رَحمَتِکَ اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے''اور جب

مِنَ المَسجِدِ فَليُسَلِّمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُل اللّٰهُمَّ افتح لِيّ اَبوَابَ فَضلِکَ۔

اخرجہ ابو عوانۃ فی صحیحہ وابو داود والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیھما کذا فی البدیع

مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے:۔اللّٰهُمَّ افتح لِيّ اَبوَابَ فَضلِکَ اے اللہ میرے لئے اپنے فضل(یعنی روزی)کے دروازے کھولدے''

**ف:** مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اسکو قبول فرمائے۔مظاہر حق میں لکھا ہے ''دروازے رحمت کے کھول ''بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکی طلب کو جاتا ہے اھ۔اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف

اشارہ ہے جو سورہ جمعہ میں وارد ہے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَا نْتَشِرُوافِی الاَرضِ وَابتَغُوا مِن فَضلِ اللہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور ﷺ پر درود بھیجا کرو اور حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود سلام بھیجتے محمد پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اللّٰھُمَّ اغفِرلَنا ذُنُوبَنا وَافتَح لِنَا اَبوَابَ رَحمَتِکَ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور فرماتے اللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِیَ اَبوَاب فَضلِکَ۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔حضرت ابن عمرؓ نے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے نو اسے حضرت حسنؓ کو یہ دعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کریں۔اور یہ دعا پڑھا کریں اللّٰھُمَّ اغفِرلَنَا ذُنُوبَنَا وَافتَح لَنَا اَبوَابَ رَحمَتِکَ اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعا پڑھا کریں اور اَبوَابَ رَحمَتِکَ کی جگہ اَبوَابَ فَضلِکَ۔حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللّٰھُمَّ افتَح لِی اَبوَابَ رَحمَتِکَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَاحفَظنِی مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ اور بھی بہت سے صحابہؓ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔صاحب حصن حصین نے

مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں ابو داود شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے۔

اَعُوذُ بِاللّٰہِ العَظِیمِ وَبِوَجہِہِ الکَرِیمِ وَسُلطَانِہِ القَدِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ

''میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اسکی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اسکی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے''

حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابو داود میں اسکے بعد حضور اقدس ﷺ کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔اس کے بعد صاحب حصن حصےن مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ کہے۔ایک اور حدیث میں وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُولِ اللّٰہِ ہے اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس ﷺ پر سلام پڑھے بِسمِ اللّٰہِ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اعصِمنِی مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

(۹) حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ایسا ہو گا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنا میں بھی بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں

کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس ﷺ کا بھی ارشاد نقل کیا ہے مَن صَلّٰی عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الاَروَاحِ وَعلٰی جَسَدِہٖ فِی الاَجسَادِ عَلٰی قَبرِہٖ فِی القُبُورِ ’’جو شخص روح محمد (ﷺ) پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گااور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میری حوض سے پانی پیئے گا۔اور اللہ جل شانہ اسکے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم بستی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرتَنَا اَن نُصَلِّی عَلَیہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ہُوَ اَہلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرضٰی جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گااور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الاَرواحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الاَجسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبرِ مُحَمَّدٍ فِی القُبُورِ۔حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اسکی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے۔بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت مےں گیارہ بار

آےت الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سو بار ےہ درود شرےف پڑھے۔انشاءاللہ تین جمعے نہ گذرنے پائینگے کہ زیارت نصیب ہو گی وہ درود شریف یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلِّم۔دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو۔وہ یہ ہے صَلَّى اللهُ عَلٰى النَبِيِّ الأُمِّيِّ دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحرِ اَنوَارِكَ وَمَعدَنِ اَسرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوسِ مَملِكَتِكَ وَاِمَامِ حَضرَتِكَ وَطِرَازِ مُلكِكَ وَخَزَائِنِ رَحمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ المُتَلَذِّ ذِبِتَوحِيدِكَ اِنسَانُ عَينِ الوُجُودِ وَالسَّبَبُ فِي كُلِّ مَوجُودٍ عَينُ اَعيَانِ خَلقِكَ المُقَدِّمُ مِن نُّورِضِيَآئِكَ صَلوٰةً تُرضِيكَ وَتُرضِيهِ وَتَرضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ العٰلَمِينَ

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ رحمۃاللہ علیہ نے لکھا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الحِلِّ وَالحَرَامِ رَبَّ البَيتِ الحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكنِ وَالمُقَامِ اَبلِغ لِرُوحِ سَيِّدِنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَام۔

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔انتہی۔ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں

اگر چہ محدثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں۔منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتایئے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاءتک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی سے بات نہ کر نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا رہا کر ،عشاءکے بعد پھر بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ ،ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ہو اللہ، نماز کا سلام پھرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ سُبحَانَ اللّٰہِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکبَرُ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمُ۔پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دعاءکے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھ:۔یَاحَیُّ یَا قَیُّومُ یَا ذَاالجَلَالِ وَالاِکرَامَ یَا اِلٰہَ الاَوَّلِینَ اَالاٰخِرِینَ یَا رَحمٰنَ الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ وَرَحِیمَھُمَا یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَا اَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ

پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دعاءپڑھ، پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ۔جو شخص یقین اورنیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا، مرنے سے پہلے حضور اقدس ﷺ کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔بعض لوگوں نے اسکا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے وہاں انبیاءکرام اور سید الکونینﷺ کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصارا چھوڑدیا۔اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیران پیررحمۃاللہعلیہ سے نقل کئے ہیں۔علامہ دمیری رحمۃاللہعلیہ نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا

ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اسکی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریمﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تنبیہ۔ خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابل لحاظ ہیں۔اول وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں''جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اسکے لئے بجائے اسکے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمی دولت کبری ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلا دخل نہیں محض موہوب ہے ولنعم ما قیل۔

ای سعادت بزور بازو نیست　　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ:کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطاءاوربخشش نہ ہو درود شریف وکمال اتباع سنت وغلبہ محبت پر اسکا ترتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اسکے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے عاشق کو رضاء محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب ہجر ہو تب۔وَاللّٰہِ دَرُّمَن قَالَ۔

اريد وصاله ويريد هجری فاترک ما اريد لما يريد

ترجمہ:''اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اسکا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اسکی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں''۔

قال العارف الشیرازی

فراق ووصل چہ باشد رضاءدوست طلب کہ جیف باشد زوغیر او تمنائے

ترجمہ:۔عارف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضاءڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضاءکے سوا تمنا کرنا ظلم ہے''۔

اسی سے یہ بھی سمجھ لی جاوے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔کیا خود حضور اقدسﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنی مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے اویس قرنی معنی قرب سے مسرور تھے۔یعنی حضور اقدسﷺکے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدسﷺ کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنیؒ مشہور تابعی ہیں اکابر صوفیہ میں ہیں حضور اقدسﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اسکے باوجود حضور اقدس ﷺ نے صحابہؓ سے ان کی ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضورﷺ نے ان سے

حضرت اویسؓ کے متعلق فرمایا کہاگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اسکو ضرور پورا کرے تم ان سے دعاءمغفرت کرنا۔(اصابہ)

گو تھے اویس دور مگر ہو گئے قریب ابو جہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدسﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے یقینا اور قطعا حضور اقدسﷺ ہی کی زیارت کی۔روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آکر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے۔مثلا یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ بالہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے۔اسلئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریمﷺ کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدسﷺ کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شان اقدسﷺ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہو گا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگادی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہو گی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔اور اگر اسکی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی۔اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدسﷺ کا کوئی ارشاد شریعت مطہرہ کے خلاف سنے تو وہ محتاج تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدی کا خواب ہو۔مثلا کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس ﷺنے کسی ناجائز کام کے کرنے کی

اجازت یا حکم دیا تو وہ در حقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔جیسا کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی برے کام کو روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اسکو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر یعنی اسکا مزہ چکھاوں گا۔اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے، تَعطِیرُ الاَنَامِ فِی تَعبِیرِ المَنَامِ میں لکھا ہے۔ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت ﷺ ہی کو دیکھا خواہ آپ ﷺ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اسکے علاوہ، اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال ونقصان دیکھنے والے کے ہے۔جس نے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے بخلاف اسکے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت ﷺ کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کیلئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اسکا کریں۔اور اسی قیاس بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت ﷺ سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قویمہ ہر عرض کرے اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اسکی کے ہے پس رویائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے۔حضرت شیخ علی متقی رحمتہ

اللہ علیہ نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراءِ مغرب سے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اسکو شراب پینے کیلئے فرماتے ہیں اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے؟ ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اسکی بیان کی۔ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت ،ان کا نام شیخ محمد عرات تھا جب وہ استفتاءان کی نظروں سے گذرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔آنحضرت ﷺ نے اسکو فریا کہ لا تشرب الخمر یعنی شراب نہ پیا کر اس نے لا تشرب کو اشرب سنا۔حضرت شیخ(عبد الحق)نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر(انتہی مختصر تبغیر) جیسا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لا تشرب کو اشرب سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔سہارنپور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن ''کھاتولی'' ہے مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گذر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معنی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور شمائل ترمذی کے ترجمہ خصائل میں بھی گذر چکا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

(۰۱) حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں درود و سلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے اسکو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے زاد السعید میں حضرت نے

تحریر فرمایا ہے کہ یوں مشائخ کرام سے صدہا صیغے اسکے منقول ہیں دلائل الخیرات اسکا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں۔جس میں پچیس صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے۔جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچادے اسکو اللہ تعالٰی زمرہ علماءمیں محشور فرمائیں گے اور میں اسکا شفیع ہوں گا۔درود شریف کا امر دین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب(اجر درود اجر تبلیغ چہل حدیث )کی توقع ہے۔ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکا لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں۔اگر کوئی شخص ان صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلق ہیں بتامہااس شخص کو حاصل ہو جائیں۔

صیغہ قرآنی

سَلٰم عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطفٰی

ترجمہ:''سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر''

سَلٰم عَلٰی المُرسَلِینَ۔

ترجمہ:۔ ''سلام ہو رسولوں پر''

چہل حدیث مشتمل بر صلوۃ وسلام(باضافہ ترجمہ)صیغ صلوۃ

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنزِلہُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَکَ ۔

''اے اللہ سیدنا محمد اور آل محمد پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا۔جو تیرے نزدیک مقرب ہو''۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعوَۃِ القَائِمَۃِ وَالصَّلوٰۃِ النَّا فِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارضَ عَنِّی رِضًا لَا تَسخَطُ بَعدَہ اَبَدًا۔

''اے اللہ (قیامت تک )قائم رہنے والی اس پکار اور نافع نماز کے مالک درود نازل فرما سیدنا محمدﷺ پر اور مجھ سے اسی طرح راضی ہو جا کہ اسکے بعد کبھی ناراض نہ ہو''

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَ رَسُولِکَ وَصَلِّ عَلَی المُومِنِینَ وَالمُومِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمَاتِ

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے مومنین اور مومنات پر اور مسلمین اور مسلمات پر''

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارحَم مُحَمَّدً وَّاٰلِ مُحَمَّدٍکَمَا صَلَّیتَ وَ بَارَکتَ وَ رَحِمتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیمِ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدﷺ ار برکت نازل فرما۔سےدنا محمدﷺ اور آل محمد جیسا کہ تو نے درود، برکت، رحمت سیدنا آل سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیم پر نازل فرمایا۔بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے''

نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے''

۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔''اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد پر اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے آل سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے

۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

والفرق بین الخامس والسادس بلفظ اللہم قبل بارک کما یظہر من السعایۃ ومنہا اخذ ہمافی زاد السعید۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایاسیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔''اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر اوربرکت نازل فرما سیدنا محمد و آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔''اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اٰلِ اِبرٰھِیم وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرٰھِیم فِی العٰلَمِینَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے آل سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور ''برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزوَاجہ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اٰلِ اِبرٰھِیم وَ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزوَاجہ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرٰھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپکی ازواج مطہرات اور ذرّیات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپکی ازواج مطہرات اور ذرّیات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات والا بزرگ ہے۔

۱۳ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزوَاجہ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اٰلِ اِبرٰھِیم وَ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزوَاجہ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرٰھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپکی زواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا آل ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپکی ذریات پر جیسا کہ تو نے آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

١٤۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ المُومِنِینَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھلِ بَیتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی

"اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید ذرّیات اور آپکے اہل بیت پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

١٥۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم وَ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَ تَرَحَّم عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اورآل سیدنا ابراہیمؑ پر۔اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیم پر اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر۔

١٦ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید اَللّٰھُمَّ تَرَحَّم عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَهِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید اَللّٰهُمَّ تَحَنَّن عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنتَ عَلٰی اِبرَهِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید اَللّٰهُمَّ سَلِّمِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمتَ عَلٰی اِبرَهِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

اے اللہ سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اورحضرت ابراہیمؑ کی آل پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدناابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ رحمت بھیج سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر سلام بھیجا۔بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۱۷۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِک وَسَلِّمِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارحَم مُحَمَّدً وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ وَ بَارَکتَ وَتَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَهِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَهِیم فِی العَالَمِینَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی آل پر اور برکت و سلام بھیج سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر اور رحمت فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے درود برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۸۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِیداَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولادپر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولادپر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

یہ نماز والا مشہور درود شریف ہے۔فصل ثانی کی حدیث نمبر ا پر اور اس پر مفصل کلام گذر چکا ہے۔زاد السعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ایک ضروری بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدم تاخر ہو گیا۔اسکا لحاظ رہے۔

۱۹ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَرَسُولِکَ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم وَ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم

اے اللہ اپنے بندے اوررسول سیدنا محمد پر درود نازل فرما جیسا کہ تونے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔

زید فی نشر الطیب بعدہ انک حمید مجید ولیس ہو فی زاد السعیدو ہوالصحیح لانہ اخذہ من الحصن ولیست فیہ ہذہ الزیادۃ۱۲۔

۲۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرٰھِیمَ ۔ وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَبِیِّ الأُمِّیِّ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرٰھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید

اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولادپر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمد پرجس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

۲۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَرَسُولِکَ النَبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلوٰۃً تَکُونُ لک رِضیً وَّ لَہ جَزَآئً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآئً وَاَعطِہ الوَسِیلَۃَ وَالفَضِیلَۃَ وَالمَقَامَ المَحمُودَ الَّذِی وَعَدتَّہ وَاجزِہ عَنَّا مَا ھُوَاَہلُہ وَاجزِہ اَفضَلَ مَا جَازَیتَ نَبِیًّا عَن قَومِہٖ وَرَسُولاً عَن اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیعِ اِخوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّینَ وَالصّٰلِحِینَ یَاَ اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

اے اللہ اپنے(برگذیدہ )بندے اور اپنے رسول نبی امی سیدنا محمد پر اور سیدنا محمد کی اولادپر درود نازل فرما ،اے اللہ سیدنا محمد اور سےدنا محمد کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور کیلئے پورا بدلہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپکو وسیلہ اور فضیلت اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ ہے عطا فرما۔ان تینوں کا بیان فصل ثانی کی حدیث نمبرے پر گذر گیا)اور حضور کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شان عالی کے لائق ہو اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرماجو تو نے کسی نبی کو اسکی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور کی تمام برادران انبیائؑ صالحین پر اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔

۲۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدِنِ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ النَبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

''اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمد پر اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے''

۲۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھلِ بَیتِہِ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِیداَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَینَا مَعَھُم۔ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھلِ بَیتِہِ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَجِید اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلَینَا مَعَھُم صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَصَلَوٰتُ المُومِنِینَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر جےساکہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔اے اللہ ہمارے اوپر انکے ساتھ درود نازل فرما اےاللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپکے گھر والوں پرجیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اے اللہ ہمارے اوپر انکے ساتھ برکت نازل فرما۔اللہ تعالی کے بکثرت درود اور مومنین کے بکثرت درود نبی امی سیدنا محمد ﷺ پر نازل ہوں''

۲٤۔ اَللّٰھُمَّ اجعَل صَلَوَاتِکَ وَرَحمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلتَھَاعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید ۔ وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَھِیم اِنَّکَ حَمِید مَجِید

اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر(نازل)فرما جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے

۲۵: وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الأُمِّيِّ

اور اللہ درود نازل فرمائےں نبی اُمی پر

صیغ السلام

۲۶ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہ اَلسَّلَامُ عَلَينَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشهَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہوَرَسُولُہ

ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالی کیلئے ہیں۔سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۲۷: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہ، اَلسَّلَامُ عَلَينَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، اَشهَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہوَرَسُولُہ

ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں،اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۲۸: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہٗ

تمام عبادات قولیہ مالیہ بدنیہ اللہ ہی کیلئے ہیں۔اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں ،سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمدﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۲۹: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ المُبَارَکَاتُ الصَلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَام عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗسَلَام عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہٗ

ساری بابرکت عبادات قولیہ، عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کیلئے ہیں،سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں ،سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ،میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۳۰: بِسمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ ،اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِینَ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہٗ اَساَلُ اللّٰهَ الجَنَّۃَ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ عبادات بدنیہ ،عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں

کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ سے مےں جنت کی درخواست کرتاہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتاہوں۔

۳۱: اَلتَّحِیَّاتُ الزَّکِیَاتُ لِلّٰهِ الطَّیِّبَاتُ الصَلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِینَ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہٗ

پاکیزہ عبادات قولیہ، عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ اللہ کےلئے ہیں ،سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پرنازل ہوں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمدﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۳۲: بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ خَيرِ الاَسمَآئِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصلَوٰتُ لِلّٰہِ، وَاَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَحدَہ لَا شَرِيکَ لَہ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہوَرَسُولُہٗاَرسَلَہ بِالحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا، وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَة لَا رَيبَ فِيهَا اَلسَّلَامُ عَلَيکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہ ، اَلسَّلَامُ عَلَينَا وَعَلٰی عِبَادِاللهِ الصَّالِحِينَ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِی وَاهدِنِی ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ ،عبادات بدنیہ اللہ کےلئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں آپ کو حق کے ساتھ (فرمانبرداروں کیلیۓ)خوشخبری دینے والا(نافرمانوں کیلیۓ)ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنیوالی ہے اس میں کوئی شک نہیں ،سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو اور اسکی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت دے۔

۳۳: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالمُلکُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَيکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہ

ساری عبادات قولیہ ،عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ملک اللہ کے لئے ہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں

۳٤: بِسمِ اللهِ ،اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ الزَّکِيَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی النَّبِيِّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہ اَلسَّلَامُ عَلَينَا وَعَلٰی عِبَادِاللهِ الصَّالِحِينَ شَهِدتُّ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ شَهِدتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کے لئے ہیں ساری عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں، سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں ،پر میں نے اس بات کی گواہی دی کہ بلا شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نے گواہی دی کہ بلا شک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔

۳۵:لتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وحدَہ لَا شَرِیکَ لَہ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ

ساری عبادات قولیہ،عبادات مالیہ،عبادات بدنیہ( اور) ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں۔میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

۳٦: اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗاَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ

ساری عبادات قولیہ ،مالیہ، اور عبادات بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کےلئے ہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

۳۷: اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ، اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ

تمام عبادات قولیہ، بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

۳۸: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیِّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہ

تمام عبادات قولیہ، بدنیہ، مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو ہم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد بے شبہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۳۹: اَلتَّحِیَّاتُ المُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ، اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِینَ ،اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗوَرَسُولُہ

ساری بابرکت عبادات قولیہ ،عبادات بدنیہ، عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔

۴۰: بِسمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر

# تکملہ

علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے قول بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اوقات مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اسمیں یہ مواقع گنوائے ہیں۔وضو اور تیمم سے فراغت پر، اور غسل جنابت اور غسل حیض سے فراغت پر نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر۔اور نماز قائم ہونے کے وقت اور اس کا موکد ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد اور التحیات کے بعد اور قنوت میں اور تہجد کے لئے کھڑت ہونے کے وقت اور اسکے بعد اور مساجد پر گذرنے کے وقت اور مساجد کو دیکھ کر اور مساجد میں داخل ہونے کے وقت اور مساجد سے باہر آنے کے وقت اور اذان کے جواب کے بعد اور جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں اور شنبہ کو، اتوار کو، پیر کو، منگل کو اور خطبہ میں جمعہ کے اور دنوں عیدوں کے خطبے میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف اور خسوف کے خطبوں میں اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت اور شعبان کے مہینے میں اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں

صفامروہ پر چڑھنے کے وقت اور لبیک سے فراغت پر اور حجر اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو اور منٰی کی مسجد میں اور مدینہ منورہ پر نگاہ پڑنے کے وقت اور حضور اقدسﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضور اقدسﷺ کے آثار شریفہ اور گذر گاہوں اور قیامگاہوں جیسے بدر وغیرہ پر گذرنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت اور تجارت کے وقت اور وصیت لکھنے کے وقت نکاح کے خطبے میں دن کے اول آخر میں، سونے کے وقت اور سفر کے وقت اور سواری پر سوارہونے کے وقت اور جس کو نیندکم آتی ہو اسکے لئے اور بازار جانے کے وقت، دعوت میں جانے کے وقت اور گھرمیں داخل ہونے کے وقت اور رسالے شروع کے وقت اور بسم اللہ کے بعد اور غم کے وقت ،بے چینی کے وقت، سختیوں کے وقت اور فقر کی حالت میں اور ڈوبنے کے موقع پر اور طاعون کے زمانہ میں اور دعاءکے اول اور آخراور درمیان میں کان بجنے کے وقت پاوں سونے کے وقت چھینک آنے کے وقت اور کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت اور کسی چیز کے اچھالگنے کے وقت اور مولی کھانے کے وقت اور گدھے کے بولنے کے وقت اور گناہ سے توبہ کے وقت اور جب ضرورتیں پیش آویں اور ہر حال میں اور اس شخص کے لئے جس کو کچھ تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو اور دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور انکے علیحدہ ہونے کے وقت اور قرآن پاک کے ختم کے وقت اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعاءمیں اور مجلس سے اٹھنے کے وقت اور ہر اس جگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کے لئے اجتماع کیا جاتا ہو اور ہر کلام کے افتتاح میں اور جب حضور اقدس ﷺکا ذکرمبارک ہو۔علم کی اشاعت کے وقت حدیث پاک کی قرات کے وقت فتوی اور وعظ کے وقت اور جب حضور اقدس ﷺکا نام مبارک لکھا جائے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اوقات مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کئے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کئے ہیں۔اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا۔البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔البتہ ایک بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں حنفیہ کے نزدیک چند مواقع ہیں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدہ اخیرہ میں مطلقا اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدہ اولی میں بھی اور نماز جنازہ میں بھی سنت ہے اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے۔بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو اور علماء نے تصریح کی ہے اسکے استحباب کے جمعہ کے دن میں اور اسکی رات میں اور شنبہ کو، اتوار کو، جمعرات کو اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں اور حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ پر جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں، اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت اور دعا مانگنے کے شروع میں بیچ میں اور اخیر میں اور دعا قنوت کے بعد اور لبیک سے فراغت کے بعد اور اجتماع اور افتراق کے وقت ،وضوءکے وقت کان کے بجنے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت، وعظ کے وقت ،علوم کی اشاعت کے وقت، حدیث کی قرات کے ابتداءمیں اورانتہا میں استفتاءاور فتوی کی کتابت کے وقت اور ہر مصنف اور پڑھنے پڑھانے والے کے لئے اور خطیب کے لئے اور منگنی کرنے والے کے لئے اپنانکاح کرنے والے کے لئے ،دوسرے کا نکاح کرنے والے کیلئے اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت اور حضور اقدس ﷺ کا پاک نام لینے یا سننے یا لکھنے کے وقت اور سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔صحبت کے وقت پیشاب پاخانہ کے وقت، بیچنے کی چیز کی تشہیر کیلئے ٹھوکر کھانے کے وقت، تعجب کے

وقت، جانور کے ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت اسی طرح قرآن پاک کی قرات کے درمیان میں اگر حضور اقدس ﷺ کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے، اھ۔

چوتھی فصل کے آداب متفرقہ کے نمبر ۵ پر بھی اسکے متعلق بعض مسائل آرہے ہیں۔

## تیسری فصل

ان احادیث کے بارے میں جن میں نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھنے کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں

عَن کَعبِ ابنِ عُجرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ علَیہِ وَسَلَّمَ اُحضُرُوا المِنبَرَ فَحَضَرنَا فَلَمَّا ارتَقٰی دَرَجَۃً قَالَ اٰمِین ثُمَّ ارتَقٰی الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اٰمِین ثُمَّ ارتَقٰی الثَّالِثَۃَ فَقَالَ آمِین فَلَمَّا نَزَلَ قُلنَا یَا رَسُولَ اللہِ قَد سَمِعنَا مِنکَ الیَومَ شَیئًا مَا کُنَّا نَسمَعُہ فَقَالَ اِنَّ جِبرِیلَ عَرَضَ لِی فَقَالَ بَعُدَ مَن اَدرَکَ رَمَضَانَ فَلَم یُغفَرلَہ قُلتُ اٰمِین فَلَمَّا رَقِیتُ الثَّانِیَۃَ قَالَ بَعُدَ مَن ذُکِرت عِندَہ فَلَم یُصَلِّ عَلَیکَ فَقُلتُ اٰمِین فَلَمَّا رَقِیتُ الثَّالِثَۃَ قَالَ بَعُدَ مَن اَدرَکَ اَبَوَیہِ الکِبَرَ عِندَہ اَو اَحَدَہُمَا فَلَم یَدخُلَاہُ الجَنَّۃَ قُلتُ اٰمِین۔

رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری فی بر الوالدین وابن حبان وصحیحہ وغیرھم ذکرھم السخاوی

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاو ہم لوگ حاضر ہوگئے۔جب حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین،جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین،جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے(منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ

اسوقت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔(جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو)انہوں نے کہا ہلاک ہو جاوے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا۔پھر بھی اسکی مغفرت نہ ہوئی۔میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا توانہوں سے کہا ہلاک ہو جاوے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اسکے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اسکو جنت میں داخل نہ کروائیں۔میں نے کہا آمین۔

ف:یہ روایت فضائل رمضان میں گذر چکی ہے۔اس میں یہ لکھا تھا" اس حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تین بد دعائیں دی ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے ان تینوں پر آمین فرمائی اول حضرت جبرائیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس ﷺ کی آمین نے تو جتنی سخت بد دعا بنادی وہ ظاہر ہے اللہ تعالی ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے۔درمنثور کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خودحضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے کہا کہ آمین کہو تو حضور ﷺ نے آمین فرمایا۔جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے"علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر چڑھے جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر تیسرے پر

قدم رکھا تو فرمایا آمین۔پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا اے محمد(ﷺ)جو شخص رمضان کو پاوے اور اسکی مغفرت نہ کی جائے اللہ اسکو ہلاک کرے۔میں نے کہا امین ،اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا ہو(یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے)اللہ اسکو ہلاک کرے میں نے کہا آمین، اور جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک آوے اور وہ درود نہ پڑھے اللہ اسکو ہلاک کرے میں نے کہا آمین۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا آمین۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ!آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی؟حضورﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے کہا(زمین پر)ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کا زمانہ پایا ہے اور انہوں نے اسکو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین۔اوز ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو)جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو میں نے کہا آمین ،اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔میں نے کہا آمین۔

حضرت جابرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اسمیں بھی منبر پر تین مرتبہ آمین آمین کے بعد صحابہؓ کے سوال پر حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجے پر چڑھا تو میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا بد بخت ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اسکی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔پھر انہوں نے کہا بدبخت ہو جاوے وہ شخص جس نے اپنے والدین کو یا

ان میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اسکو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین ،پھر کہا بدبخت ہو جاوے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا ہو میں نے کہا آمین۔حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ہر بد دعاءکے بعد یہ اضافہ ہے کہ یہ جبرائیل نے مجھ سے کہا آمین کہو۔حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہ منبر والا قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سامنے آپکا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہو گا اللہ تعالی اسکو ہلاک کرے اور اسکا ملیا ملیٹ کر دے میں نے کہا آمین اسی طرح والدین اوررمضان کے قصہ میں بھی نقل کیا۔حضرت ابوذرؓ،حضرت بریدہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔حضرت ابو ہریرہؓ کی رواہت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین جس پر میں نے آمین کہا۔حضرت جابر بن سمرہؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔نیز عبد اللہ بن الحارثؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اس میں بد دعا دو دفعہ ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیاگیا ہو اور اس نے درود نہ پڑھا ہو اللہ تعالی اس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔حضرت جابرؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے۔اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے

ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بد دعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے اور کسی مجلس میں حضور اقدس ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارے میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔اور یہ کہ جو شخص حضور اقدسﷺ پر درود نہ پڑھے اس کا دین(سالم)نہیں اور یہ کہ حضور اقدسﷺ کے چہرہ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔اسکے بعد علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِمِ

عَن عَلِیٍؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺقَالَ البَخِیلُ مَنذُکِرتعِندَہ فَلَم یُصَلِّ عَلَّی۔

رواه النسائی والبخاری فی تاریخہ والترمذی وغیرہم بسط طرقہ السحاوی

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے‘‘

**ف:** علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے۔

مَن لَّم یُصَلِّ عَلَیہِ اِن ذُکِرَ اسمُہ فَھُوَ البَخِیلُ وَزِدہُ وَصفَ جَبَانِ

ترجمہ: جو شخص حضور اقدس ﷺ پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور ﷺ کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامرد بھی ہے۔

حدیث بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہؓ سے نقل کیا گیا ہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام حسنؓ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اسکے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔حضرت امام حسینؓ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔حضرت انسؓ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جسکے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاوں میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاوں وہ شخص ہے جسکے سامنے میراذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔حضرت عائشہؓ سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جسکے اخیر میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے؟حضور ﷺ نے فرمایا بخیل۔حضرت عائشہؓ نے عرض کیا بخیل کون؟حضور ﷺ نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔حضرت جابرؓ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے آدمی کے بخل کےلئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس

کے پاس کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میں اسکے سامنے ذکر کیا جاوں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔حضرت ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاوں؟صحابہؓ نے عرض کیا ضرور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

عَن اَبِی قَتَادَۃَ مُرسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ االلہِ ﷺ مِنَ الجَفَآءِ اَناُذکَرَ عِندَ رَجُلٍ فَلاَ یُصَلِّی عَلٰی ﷺ

اخرجہ النمیری ورواتہ ثقات قالہ السخاوی

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

**ف:** یقینا اس شخص کے ظلم میں کیا تردد ہے جو نبی کریم ﷺ کے اتنے احسانات پر بھی نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھے۔حضرت گنگوہی قدس سرہ کی سوانح عمری"تذکرۃ الرشید" میں لکھا ہے کہ حضرت عموما متوسلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے اور اتنا نہ ہو

سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی نہ ہونی چاہیے۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑا احسان ہے پھر آپﷺپر درود ب بھیجنے میں بھی بخل ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اسکے بعد وہ الفاظ صلٰوۃ وسلام جو احادیث میں منقول ہیں۔باقی دوسروں کے مولفہ درود تاج لکھی وغیرہ عموما آپ کو پسند نہ تھے بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنی کا موہم ہونے کے سبب خلاف شرع فرمادیتے تھے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد برّ وصلہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت کی سختی اور نبی کریمﷺ سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا    عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا جَلَسَ قَوم مَجلِسًا لَم یَذکُرُ وا اللہَ تَعَالٰی فِیہِ وَلَم یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّھِمﷺ اِلَّاکَانَ عَلَیھِم مِنَ اللہِ تِرَۃ یَّومَ القِیٰمَۃِ فَاِن شَآءَ عَذَّبَھُموَاِن شَآءَ غَفَرَلَھُم

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدسﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اسکے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دنایک وبال ہو گی۔پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کر دے یا عذاب دے۔

رواہ احمد وابو داود وغیرھما بسط السخاوی

ف:ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی پر درود سے پہلے مجلس برخاست کر دیں تو ان پر قیامت تک حسرت رہے گی۔اور ایک حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس مجلس میں حضورﷺ پر درود نہ ہو تو وہ مجلس ان پر وبال ہوتی ہے۔حضرت ابو امامہؓ سے بھی حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ کا ذکر اور حضور اقدسﷺپر درود سے پہلے مجلس برخاست کریں تو ان کو حسرت ہو گی چاہے وہ جنت ہی میں(اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہو گی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا۔حضرت جابرؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور ﷺ پر درود کے اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کسی سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اٹھے ہوں یعنی ایسی گندگی محسوس ہو گی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا     عَلٰى حَبِيبِكَ خَيرِ الخَلقِ كُلِّهِمِ

عَن فُضَالَةَ بِن عُبَيدٍ قَالَ بَينَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِد اِذَا دَخَلَ رَجل فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِيوَارحَمنِى فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ عَجِلتُ اَيُّهَا المُصَلِّى فَاذَا صَلَّيتَ فَقَعَدتَّ فَاحمَدِ اللهِ بِمَا هُو اَهلُه وَصَلِّ عَلَىَّ ثُمَّ ادعُه قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُل اٰخِرُ بَعدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهِ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَه النَّبِىُّﷺ اَيُّهَا المَصَلِّى اُدعُ تُجَب ۔

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھی اللہم اغفرلی وارحمنی کے ساتھ دعا کی۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اورنمازی جلدی کر دی۔جب تو نماز پڑھے تو اول تو اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اسکی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ۔حضرت فضالہؓ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اول اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اقدسﷺپر درود بھیجا حضورﷺنے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا اے نمازی اب دعا کر کہ تیری دعا قبول کی جائیگی۔

رواہ الترمذی وروی ابو داود والنسائی نحوہ کذا فی المشکوۃ

**ف:** یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ درود شریف دعا کے اول میں درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہیے علماءنے اسکے استحباب پر اتفاق نقل کیا ہے کہ دعا کی ابتداءاللہ تعالی شانہ کی حمد و ثناءپھر حضور اقدسﷺ پر درود سے ہونی چاہیے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونا چاہیے۔اقلیشیی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتداءکر پھر حضورﷺپر درود بھیج اور درود شریف کو دعا کے اول میں دعا کے بیچ میں دعا کے اخیر میں کر اور درود کے وقت میں حضور اقدسﷺکے اعلی فضائل کو ذکر کیا کر اسکی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اسکے درمیان سے حجاب اٹھ جائے گا۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَسلِيمًا كَثِرًا كَثِرًا حضرت جابرؓ حضور اقدسﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح نہ بناو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ!سوار کے پیالے سے

کیا مطلب؟حضورﷺنے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے اس کے بعد اسکو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔مجھے اپنی دعا کے اول میں بھی یاد رکھا کرو وسط میں بھی آخر میں بھی علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالہ سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ مجھے دعا میں سب سے اخیر میں نہ رکھو ۔یہی مطلب صاحب اتحاف نے شرح احیاء میں بھی لکھا ہے کہ سوار اپنے پیالہ کو پیچھے لٹکا دیتا ہے یعنی مجھے اپنی دعا میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو۔حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اسکو چاہیے کہ اوّلاً اللہ تعالی کی حمد ثنا کے ساتھ ابتدا کرے۔ایسی حمد و ثنا جو اسکی شایان شان ہو، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور اسکے بعد دعا مانگے۔پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہو گا اور مقصد کر پہنچے گا۔حضرت عبداللہ بن یسرؓ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتداءاللہ کی تعریف اور حضورﷺ پر درود سے نہ ہو۔اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی،حضرت انسؓ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاوں کی حفاظت کرنیوالا ہے تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اوپر نہیں چڑھتی۔یہاں تک کہ حضور اقدسﷺ پر درود پڑھے۔ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا آسمان پر پہنچنے سے رکی رہتی ہے اور کوئی دعا آسمان تک اس وقت نہیں پہنچتی جب

تک حضورﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔جب حضور پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے۔حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے جب تو دعا مانگا کرے تو اپنی دعا میں حضورﷺپر درود بھی شامل کیا کر اسلئے کہ حضور اقدس ﷺ پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ جل شانہ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کر دے۔حضرت علیؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔پس وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پر دہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔ابن عطارحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دعا کے لئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پرہیں کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں۔اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دعا قوی ہوتی ہے اور پروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اڑجاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے۔اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔دعا کے ارکان حضور قلب رفقت ،عاجزی، خشوع اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلق اور اسکے پر صدق ہے اور اسکے اوقات رات کا آخری حصہ اور اسکے اسباب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ دعا رکی رہتی ہے جب تک کہ حضورﷺپر درود نہ بھیجے۔حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورﷺ باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالی شانہ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اسکو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریمﷺپر درو نہ بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:۔

لاَ اِلٰہِ اِلاَّ اﷲُ الحَلِیمُ الکَرِیم سُبحَانَ اﷲِ رَبِّ العَرشِ العَظِیمِ وَالحَمدُ ِﷲِ رَبِّ العٰلِمِینَ اَسئلُکَ مُوجِبَاتِ رَحمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغفِرَتِکَ وَالغَنِیمَۃَ مِن کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلاَمَۃَ مِن کُلِّ ذَنبٍ لَا تَدَعلِی ذَنبًا اِلاَّ غَفَرتَہ وَلاَ ھَمًّا اِلاَّ فَرَّجتَہ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًا اِلاَّ قَضَیتَھَا یَآ اَرحَمُ الرَّحِمِینَ

’’نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے حلم والا اور بڑے کرم والا ہے، ہر عیب سے پاک ہے۔اللہ جو رب ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کا جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہوں اور مانگتا ہوں تیری مغفرت کی موکدات کو(یعنی ایسے اعمال کہ جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے)اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے میرے لئے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑیئے جسکی آپ مغفرت نہ کر دیں اور نہ کوئی ایسا فکر وغم جس کو تو زائل نہ کردے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اسکو پورا نہ کردے اے ارحم الراحمین‘‘۔

# چوتھی فصل

## فوائد متفرقہ کے بیان میں

اوّل:فصل اول میں اللہ جل شانہ کا حکم درود کے بارے میں گذر چکا اور حکم کا تقاضا وجوب ہے اسلئے جمہور علماءکے نزدیک درود شریف کے کم سے کم عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔بعض علماءنے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گذری ہیں کہ حضور اقدسﷺ کے پاک

نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے،ظالم ہے،بدبخت ہے،اس پر حضورﷺ کی اور حضرت جبرائیلؑ کی طرف سے ہلاکت کی بد دعائیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ان کی بناءپر بعض علاماء کا مذہب یہ ہے کہ جب بھی نبی کریمﷺ کا نام نامی آئے اس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فتح الباری میں، اس میں دس مذہب نقل کئے ہیں اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اسکے بعد میں اختلاف ہے۔خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں۔امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریمﷺ کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ان روایات کی بنا پر جو تیسری فصل میں گذریں۔امام کرخی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔

دوم: نبی کریمﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں ''سیدنا'' کا لفظ پڑھا دینا مستحب ہے۔در مختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہے وہ عین ادب ہے۔جیسا کہ رملی شافعی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ نے کہا ہے، اھ۔یعنی نبی کریمﷺ کا سیدنا ہونا ایک امر واقعی ہے لٰہذا اسکے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں۔بلکہ ادب یہی ہے۔لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں۔غالبا ان کو ابو داود شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔ابو داود شریف میں ایک صحابی ابو مطرفؓ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ہم نے حضورﷺ سے عرض کیا اَنتَ

سَیِّدُنَا آپ ہمارے سردار ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اَلسَّیِّدُ اللّٰہُ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے۔یقینی حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضورﷺ کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔بالخصوص جبکہ خود حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوۃ میں براویۃ شیخین (بخاری ومسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَاسَیِّدُالنَّاسِ یَومَ القِیٰمَۃِ الحدیث میں لوگوں میں سردار ہوں گا قیامت کے دن۔اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَاسَیِّدُوُلدِ اٰدَمَ یَومَ القِیٰمَۃِ کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔نیز بروایت ترمذی حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے بھی حضوراقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ اَنَاسَیِّدُوُلدِ اٰدَمَ یَومَ القِیٰمَۃِ وَلَا فَخرَ کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں، حضورﷺ کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابو داود شریف کی روایت میں گذرا وہ کمال سیادت مراد ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو(یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کر دے)صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔حضور نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا(یعنی پہلوان)وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔اسی حدیث پاک میں حضورﷺ کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لاولد)کس کو کہتے ہو؟صحابہؓ نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو حضورﷺ نے فرمایا یہ لا ولد نہیں بلکہ لا ولد وہ ہے جس نے

کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت نہ بنایا ہو(یعنی اسکے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو)اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اسکو مسکین کہنا کون ناجائز کہ دے گا۔اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اسکو قابو نہ ہو وہ تو بہر حال پہلوان ہی کہلائے گا۔اسی طرح سے ابو داود شریف میں ایک صحابیؓ کی قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشت مبارک پر یہ(جو ابھرا ہوا گوشت ہے)مجھے دکھلایئے کہ میں اسکا علاج کروں کیونکہ میں طبیب ہوں۔حضورﷺ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالی شانہ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا الی آخر القصہ اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا بلکہ صاحب مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور اقدس ﷺ نے ایسے موقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے،حقیقت کی نفی نہیں۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ مجد الدین(صاحب قاموس)نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں اور اس میں بحث ہے وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہیے ،نماز کے علاوہ میں حضور اقدسﷺ نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیدنا سے خطاب کیا تھا۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (وہی حدیث ابو داود جو اوپر گذری)لیکن حضورﷺ کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا۔یا اسوجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا۔چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ

جفنتہ الغراءہیں۔(یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکنی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو ) اور آپ ایسے ہیں اور آپ ایسے ہیں۔تو ان سب باتون کے مجموعہ پر حضورﷺ نے انکار فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے۔حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد ثابت ہے اَنَا سَیِّدُ وُلِدِ اٰدَمَ کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں نیز حضورﷺ کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسنؓ کے لئے اِبنِی ھٰذَا سَیِّد میرا یہ بیٹا سردار ہے۔اسی طرح حضور اقدسﷺ کا حضرت سعدؓ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قُومُوا اِلٰی سَیِّدِکُمکہ کھڑے ہو جاو اپنے سردار کیلئے اور امام نسائی کہ کتاب عمل الیوم واللیلہ میں حضرت سہل بن حنیفؓ کا حضور اقدسﷺ کو یا سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے درود میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِالمُرسَلِینَ کا لفظ وارد ہے۔ان سب امور میں دلالت واضحہ ہے۔اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اسکا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گذری۔اسلئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا الی آخر ماذکرہ۔یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اسکا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔قرآن پاک میں حضرت یحیٰی علی نبےنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَیِّدًاوَّحَصُورًا کا لفظ وارد ہے۔بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے اَبُو بَکرٍ سَیِّدُنَا وَاعتَقَ سَیِّدَنَا یَعنِی بِلَا لًا ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلالؓ کو آزاد کیا۔علامہ عینی

رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ نے انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے میں قُومُوا اِلٰی سَیِّدِ کُم یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاو کہا تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اسکو نہیں روکا جائے گا اسلئے کہ سیدت کا مرجع اور مآل اپنے ما تحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حسب تدبیر، اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔جب قرآن پاک میں وَاَلفَنَا وَسَیِّدَھَا فرمایا۔حضرت امام مالکؒ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اسکو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیدی کہے؟انہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے جو از پر حضور ﷺ کے ارشاد وَمَن سَیِّدُکُم سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے بنو سلمہ سے پوچھا وَمَن سَیِّدُکُم کہ تمہارا سردار کون ہے؟انہوں نے عرض کیا جد بن قیس۔حضور ﷺ نے فرمایا بَل سَیِّدُکُم عَمرُو بن جَمُوحٍ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔نیز اِذَا نَصَحَ العَبدَ سَیِّدَہ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرامؓ سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔نیز حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نول کیا ہے کہ کوئی شخص اَطعِم رَبَّکَ وَضِیِ رَبَّکَ نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلیَقُل سَیِّدِی وَمولَایَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولی، یہ تو سید اور مولی کہنے کا حکم صاف ہے۔

سوم:اسی طرح سے نبی کریم ﷺ کے پاک نام پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی۔البتہ غزوہ احد کے قصہ میں ابو

سفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریمﷺ کا یہ ارشاد اَللّٰہُ مَولاَنَا وَ لاَ مُولاَلَکُم وارد ہے اور قرآن پاک میں سورہ محمد میں ذٰلِکَ بِاَنَّ اللہَ مَولَی الَّذِینَ اٰمَنُوا وَاَنَّ الکَافِرِینَ لَا مَولَا لَھُم ایا ہے۔لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولی کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولی وہی پاک ذات ہے۔جیسا کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا۔وَمَالَکُم مِّن دُونِ اللّٰہِ مِن وَّلِیّ وَّ لَا نَصِیر کہ تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مدد گار۔اور دوسری جگہ ارشاد ہے: وَ اللّٰہُ وَلِیُّ المُومِنِینَ اور بخاری شریف میں حضوراقدسﷺ کا ارشاد ہے۔مَن تَرَکَ کَلًّا اَوضِیَا عًا فَاَنَا وَلِیُّہ یہاں حضور اقدسﷺ نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد وَلیَقُل سَیِّدِی وَمَولَایَ گذر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی ومولائی کہا کرے۔حضورﷺ کا پاک ارشاد مولَی القَومِ مِن اَنفُسِھِممشہور ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالی شانہ کا ارشاد ہے وَلِکُلٍ جَعَلنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الوَالِدَانِ الایۃ اور حدیث وفقہ کی کتاب ا لنکاح تو کتاب الاولیاءسے پر ہے مشکوۃ شریف میں بروایت شیخین حضور اقدسﷺ کا ارشاد حضرت زین بن حارثہؓ کے متعلق اَنتَ اَخُونَاوَمولَانَا وارد ہے نیز بروایت مسند احمد وترمذی حضرت زید بن ارقمؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیاگیا ہے مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیّ مَولَاہُ یعنی جسکا میں مولا ہوں علی اسکے مولا ہیں،یہ حدیث مشہور ہے۔

متعدد صحابہ کرامؓ سے نقل کی گئی ہے ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولی کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے۔جیسے رب اور مالک اور سیداور منعم یعنی احسان کرنیوالا ،اور معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر(مددگار)اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت

سے معنی گنوائے ہیں اسلئے ہر مقام کے مناسب معنی مراد ہونگے جہاں اَللّٰهُ مَولَانَا وَلَا مَولَالَكُم وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے اور حضورﷺ کے نام مبارک پر آیا ہے جیسا کہ مَن كُنتُ مَولَاهُ فَعَلِيّ مَولَاهُ وہاں ناصر اور مددگار کے معنی میں ہے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کا شان ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولا نہیں ہو، میرے مولا حضور اقدس ﷺ ہیں۔اس پر حضورﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولی ہوں علیؓ اسکے مولا ہیں۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ میں حضور اقدسﷺ کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولی کا شمار کرایا ہے۔علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں مولی یعنی سید، منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالی شانہ کے ناموں میں سے ہے،اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال اس نام پر اَنَا اَولٰی بِكُلِّ مُومِنٍ سے آرہا ہے۔اسکے بعد علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ،علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شرح کرتے

قال صاحب تحفة الاحوذی لحديث الترمذی اخرجہ احمد والنسائی والضياءوفی الباب عن بريدةؓ اخرجہ احمد وعن البراءبن عازب اخرجہ احمد وابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص اخرجہ ابن ماجة و احمد ا ھ وقال القاری بعد ذكر تخريجہ والحاصل ان ہذا حديث صحيح لامرية فيہ بل بعض الحفاظ عده متواتر وفی رواية لاحمد انہ سمعہ من النبی ﷺ ثلاثون صحابيا وشہدوابہ لعلی لما توزع فی خلافتہ ا ھ۔

ہوئے حضورﷺ کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولی یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں،اور حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے جیسا کہ بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے

نقل کیا ہے اَنَا وَلِیُّ کلِ مومِنٍ اور بخاری ہی میں حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ اسکے ساتھ دنیا وآخرت میں اولی نہ ہوں۔پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اسکے ورثہ کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولی ہوں۔نیز حضورﷺ نے فرمایا کہ جس کا میں مولی ہوں علیؓ اس کا مولی ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو روایت کےا ہے اور اسکو حسن بتایا ہے۔انتہی

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ سورہ محمد کی آیت شریفہ وَاَنَّ الْکٰفِرِینَ لَا مَولٰی لَھُم کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیاجائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ ثُمَّ رُدُّوآ اِلَی اللّٰہِ مَولٰھُمُ الحَقِّ میں کس طرح جمع کیا جائے؟ تو یہ کہا جائے گا کہ موالٰی کے کئی معنی آتے ہےں۔سردار کے، رب کے، مددگار کے، پس جس جگہ ےہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولی نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مدد گار نہیں اور جس جگہ مولٰھُما لحق کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔انتہی۔

صاحب جلالین رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ انعام کی آیت مولٰھُم الحق کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مومن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوتی ہے۔اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں اَنَّ الکَافِرِینَ لَا مَولٰی لَھُم وارد ہوا ہے۔ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولی سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے اور دوسری آیت میں مددگار، لٰہذا کوئی تعارض نہیں رہا۔اسکے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہےں کہ مولٰنا جبکہ رب اور مالک

کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم ﷺ پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس سے پہلے نمبر میں حضور ﷺ کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گذر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی ومولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علیؓ کے پاس کوفہ میں آئی۔انہوں نے آکر عرض کیا السلام علیک یا مولانا!حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہارا مولی کیسے ہوں؟ تم عرب ہو انہوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیّ مَولَاہُ میں جس کا مولی ہوں علی اسکے مولی ہیں جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے۔جس میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری بھی ہیں۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولی کا اطلاق سید کے بہ نسبت اقرب الی عدم الکراہۃ ہے۔اسلئے کہ سید کا لفظ تو اعلی ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولی تو اعلی اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

چہارم: آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم ﷺ کا پاک نام گذرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیے۔محدثین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتی کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس

کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہے۔اسکو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اسکو استاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اسکی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو درود شریف لکھنا چاہیے اگر چہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو۔جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اسکی تصریح کی ہے۔اسی طرح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے اگر چہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے۔انتہی۔

بہت سے روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں۔اگر چہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے۔لےکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس ﷺ کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر تیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کی ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے

اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے اسکے بعد علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اسوقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اسکے ساتھ درود شریف بھی لکھے اسکا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماءحدیث حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی(جن سے وہ حدیث لکھتے تھے)اللہ جل شانہ حضرت جبرئیلؑ سے فرمائینگے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں؟ اور کیا چاہتے ہیں؟ وہ عرض کرینگے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں۔وہاں سے ارشاد ہو گا کہ جاو جنت میں داخل ہو جاو۔تم میرے نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔علامہ نووی رحمتہ اللہ علیہ تقریب میں علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اسکی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے۔جب بھی حضور اقدس ﷺ کا پاک نام گذرے اور اسکے بار بار لکھنے سے اکتاوے نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خر سے محروم رہ گیا۔علماءکہتے ہیں کہ حدیث پاک اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِی یَومَ القِیٰمَۃِ فصل اول ہی میں گذری ہے اسکے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے

درود شریف پڑھنے والے ہیں۔اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے۔جس میں حضور اقدسﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اسکے لئے اسوقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔اور حدیث اگر چہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اسکی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے اسلئے کہ اسکے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں۔اور اسکے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اسلئے کہ طبرانی نے اس کو ابوہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بکرؓ کی حدیث سے اور اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباسؓ کی حدیث سے اور ابونعیم نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔انتہی۔

صاحب اتحاف نے شرح احیاء میں بھی اسکے طرق پر کلام کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے موقوفا نقل کی گئی ہے۔ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔صاحب اتحاف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ طلبائے حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیے۔ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔اسکے بعد پھر انہوں نے کئی خواب اسکے بارے میں نقل کئے ہیں۔حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا؟اس نے کہا کہ اللہ تعالی نے مغفرت فرمادی۔میں نے کہا کس عمل پر ،اس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدسﷺ کا پاک نام آتا تھا میں اس پرﷺ لکھا کرتا تھا سی پر میری مغفرت ہو گئی۔ابو الحسن میمونی رحمۃ اللہ

علیہ کہتے ہیں کہ میں اپنے استاذ ابو علی کو خواب میں دیکھا انکی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی۔میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپرﷺ لکھا کرتا تھا۔حسن بن محمدرحمۃاللہعلیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃاللہعلیہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریمﷺ پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے(بدیع)اور بھی متعدد خواب اس قسم کے ذکر کئے ہیں۔فصل حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی۔

يَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيبِكَ خَيرِ الخَلقِ كُلِّهِمِ

پنجم:حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں ایک مستقل فصل آداب متر فقہ میں لکھی ہے۔اگر چہ اسکے متفرق مضامین پہلے گذر چکے ہیں۔اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجائی ذکر کیا جاتا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ا:۔جب اسم مبارک لکھے صلوۃ وسلام بھی لکھے یعنی ﷺ پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف یا صلعم پر اکتفا نہ کرے۔

۲:۔ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا۔اسکے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔

۳:۔شیخ ابن حجر مکی رحمۃاللہعلیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا حضور انور ﷺ نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے۔یعنی

وسلم میں چار حرف ہیں ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب، لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔مفصل حکایات میں نمبر ۶۲ پر بھی اس نوع کا ایک قصہ آرہا ہے۔

۴:۔درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن وکپڑے پاک وصاف رکھے۔

۵:۔آپﷺ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔انتہی

اس اکلہ والے قصہ کو چالیس نیکیوں والے قصہ کو علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قول بدیع میں ذکر کیا ہے۔اسی طرح حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے میں تحریر فرمائی ہے اسکا اضافہ بھی اس جگہ مناسب ہے حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

مسئلہ:(۱)عمر بھر ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صَلُّواکے جو شعبان ۲۰ھ میں نازل ہوا۔

۲:۔اگر ایک مجلس میں کئی بار آپﷺ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار می ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتی بہ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے۔

۳:۔نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے(در مختار)

۴:۔جب خطبہ میں حضور اقدسﷺ کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے ﷺ کہہ لے۔(درمختار)

۵:۔بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وضو نور علی نور ہے۔

٦:۔بجز حضرات انبیاءؑ حضرات ملائکہ علی جمیعہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف نہ پڑھے البتہ تبعاً مضائقہ نہیں مثلا یوں نہ کہے:۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ (در مختار)

۷:۔در مختار میں ہے کہ اسباب تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اسکو ذریعہ بنایا جائے۔درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

۸:۔در مختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاءکو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔اس سے معلام ہوا کہ بعض جگہ تو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلاّ چلاّ کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

# پانچواں فصل

## درود شریف کے متعلق حکایات میں

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالی شانہ کے حکم اور حضور اقدسﷺ کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب

زیادہ ہوتی ہے۔اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے۔حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے ایک فصل زاد السعید میں مستقل حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہ لکھتا ہوں۔اسکے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج میں بھی گذر چکی ہیں۔حضرت تحریر فرماتے ہیں فصل پنجم حکایات واخبار متعلقہ درود شریف کے بیان میں۔

ا:۔مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہﷺ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا،میں نے تیری حاجت کے وقت اسکو ادا کردیا(حاشیہ حصن)یہ قصہ فصل اول کی حدیث نمبراا پر بھی گذر ا اور اس جگہ اسکے متعلق ایک کلام اور بھی گذرا۔

۲:۔حضرت عمر بن عبد العزیزرحمتہ اللہ علیہ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے ہیں کہ انکی طرف سے روضہ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔(حاشیہ حصن از فتح التقدیر)

۳:۔روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی رحمتہ اللہ علیہ سے جو امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالی نے

آپ سے کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟فرمایا یہ ہے۔اَللّٰھمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُونَ وَکُلَّمَا غَفَلَ ذِکرِہِ الغٰفِلُونَ (حاشیہ حصین)

۴:۔مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے انہوں نے اپنا گذرا ہو قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ پر غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرماکر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں پہنچی ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیر بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے۔

اَللّٰھمَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلوٰۃً تُنَجِّینَا بِھَا مِن جَمِیعِ الاَھوَالِ وَالأفَاتِ وَتَقضِی لَنَا بِھَا جَمِیعَ الحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِن جَمِیعِ السَّیِّئَاتِ وَترَفَعُنَا بِھَا اَعلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقصَی الغَایَاتِ مِن جَمِیعِ الخَیرَاتِ فِی الحَیٰوۃِ وَبَعدَالمَمَاتِ۔

اور شیخ مجد الدین صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے(فض)

۵:۔بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اسکو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟کہا مجھے بخش دیا۔میں نے سبب پوچھا کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ ﷺ کا کتاب میں لکھتا تو ﷺ بھی بڑھاتا۔خدائے تعالی نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر گذرا(گلشن جنت)

۶:۔دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مولف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا۔پانی کنارے تک اُبل آیا۔مولف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی۔اس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی۔جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

۷:۔شیخ زردق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مولف کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

۸:۔ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنو کی حکایت بیان کی ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اسکے بعد کام شروع کرتے۔جب انکے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے ،بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

۹:۔مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبوعطر کی آتی رہی۔حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو بیان کیا۔فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

:۔ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا اس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جب نام مبارک آنحضرت ﷺ کا آتا، میں درود لکتا تھا اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا(فض)زاد السعید میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے۔بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی ، صحیح یہ ہے کہ ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں نمبر۹۲ پر آرہا ہے۔

۱۱:۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات میں پڑھا کرتا تھا۔اَللّٰھمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَن صَلّٰی عَلَیہِ وصَلِّ عَلٰ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَن لَم یُصَلِّ عَلَیہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرتَ بِالصَّلٰوۃ عَلَیہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَن یُصَلّٰی عَلَیہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنبَغِی عَلَیہِ۔

اس درود شریف کو درود خمسہ کہتے ہیں(فض)امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو نمبر۳۰ پر آرہی ہیں۔

:۔شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا۔اس نے کہا اللہ تعالی نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو درود کا شمار زیادہ نکلا۔حق تعالی نے فرمایا اتنا بس ہے، اس کا حساب مت کرو اور اسکو بہشت میں لے جاو۔(فض)یہ قصہ نمبر۹۱ پر قول بدیع سے بھی آرہا ہے۔

:۔شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعد معین پڑھا کرتا تھا۔ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اسکے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اسکا روشن ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ منہ لاوجو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا۔آپ ﷺ نے رخسار پر بوسہ دیا بعد اسکے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی(فض)یہ واقعہ نمبر۸۳ پر تفصیل سے آرہا ہے۔

:۔شیخ عبد الحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہ السلام پیدا ہوئیں حضرت آدمؑ نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو۔انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول ﷺ پر تین بار درود شریف پڑھنا۔اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔فقط یہ واقعات زاد السعید میں نقل کئے ہیں۔ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں۔جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زاد السعید کے قصوں پر اضافہ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا     عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

:۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ تھا وہ بہت یکسو رہتے تھے۔لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔اسکے بعد انہوں نے ابن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا

کرتے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضورﷺ نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ انکی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابو العباس احمد بن منصوررحمتہ اللہ علیہ کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اسکو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔خواب دیکھنے والے نے اس سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرمائی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریمﷺپر کثرت سے درود کی وجہ سے (قول البدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔صوفیاءمیں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا(یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا)مرنے کے بعد خواب دیکھا۔میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے کیامعاملہ کیا ؟اس نے کہا کہ اللہ تعالی شانہ نے میری مغفرت فرمادی۔میں نے پوچھا یہ کس عمل میں ہوئی؟اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا استاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا حق تعالٰی شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کو مغفرت فرمادی(قول

البدیع)نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہگار تھا میں اس کو بار بات توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبے پر کیسے پہنچ گیا؟اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر زور سے درود پڑھے اسکے لئے جنت واجب ہے میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اورلوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی۔اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ صوفیاءمیں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہ گار، ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔جب وہ مرگیا تو میں نے اسکو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا ،بڑے اعزاز واکرام میں تھا۔میں نے اس کا سبب پوچھا تو اسنے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابو الحسن بغدادی دارمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبد اللہ بن حامد رحمۃ اللہ علیہ کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ان سے پوچھا کہ کیا گذری؟انہوں نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے میری مغفرت فرما دی اور مجھ پر رحم فرمایا۔انہوں نے ان سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاو جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاوں۔انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ۔انہوں نے

کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر۔دارمی کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ایک صاحب نے ابو حفص کاغذی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا؟انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تومیرے مولو جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اسکو میری جنت میں لے جاو (بدیع)یہ قصہ نمبر۲۱ پر ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ سے مختصر گذر چکا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اسکو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں،میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔حضرت موسیؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا؟اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا

تھا اس میں محمد(ﷺ)کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا تو میں نے اسکی وجہ سے اسکی مغفرت کر دی۔(بدیع)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے۔یہ مالک کے قبول کر لینے پر ہے۔وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت ،ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کر لے جیسا کہ فصل اول کی حدیث نمبر۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گذر چکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالی کا قرآن پاک میں ارشاد ہے،

اِنَّ اللہ لَا یَغفِرُ اَن یُّشرَکَ بِہٖ وَیَغفِرُ مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَن یَّشَآئُ

ترجمہ:’’بیشک اللہ تعالیٰ شانہ اسکی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کیساتھ کسی کو شریک کیا جائے(یعنی مشرک وکافر کی تو مغفرت ہے نہیں)اسکے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دینگے‘‘۔

اسلئے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کسی کا ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کر دے، بااختیار ہے۔ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کر دے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے اسی طرح اللہ جل شانہ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم

ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اسلئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ایک دفعہ بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے۔

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں　　گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ وفریاد ہم

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بری بدہیئت صورت دیکھی۔انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں۔انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟اس نے کہا کہ حضرت مصطفٰے محمدﷺ پر درود کی کثرت۔(بدیع) ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اسکے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جا سکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۲۲:۔شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔میں نے اسکو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کیا گذری؟اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑ بڑ ہونے لگی۔میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی، کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔جب

ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فورا ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی۔اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دیئے میں نے فورا کہہ دیئے۔میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالی آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (بدیع) نیک اعمال بہتری صورتوں اور برے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں ممثل ہوتے ہیں۔فضائل صدقات حصہ دوم میں مردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کیئے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اسکی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔اسی طرح سے برے اعمال خبیث صورتوں میں زکٰوۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اسکے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔اَللّٰھُمَّ احفَظنَا مِنہُ

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔حضرت عبد اللہ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پل صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے، کبھی

گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے۔اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کو پہنچا اور اس نے اسکو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پل صراط سے گذر گیا (بدیع عن الطبرانی وغیرہ)

يَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا      عَلٰى حَبِيبِكَ خَيرِ الخَلقِ كُلِّهِمِ

:۔حضرت سفیان بن عیینہ رحمتہ اللہ علیہ،حضرت خلف رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا اسکا انتقال ہو گیا۔میں نے اسکو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے۔میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزازعاکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم ﷺ کا پاک نام حدیث میں آتا میں اسکے نیچے ﷺ لکھ دیتا تھا للہ جل شانہ نے اسکے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔(بدیع)

يَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا      عَلٰى حَبِيبِكَ خَيرِ الخَلقِ كُلِّهِمِ

:۔ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟(اسکے بعد انہوں نے درود کا اہتمام شروع کر دیا)اسکے کچھ دنوں بعد حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت

کی۔حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرے تو ﷺ کہا کر۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔انہیں ابو سلیمان حرانی رحمتہ اللہ علیہ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس نیکیاں چوڑ دیتا ہے(بدیع)فصل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السعید سے بھی اس نوع کا ایک قصہ گذر چکا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابراہیم نسفی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ پڑھا کر نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں سے ہوں اہل سنت سے ہوں، مسافر ہو، حضور اقدس ﷺ نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا اسکے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں ﷺ لکھنے لگا۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالی شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری مغفرت فرما دی۔میں نے پوچھا کس عمل پر؟انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں میں حضور اقدس ﷺ پر درود لکھا کرتا تھا۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔جعفر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث)حضرت ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں۔میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک لکتا تو حضور اقدس ﷺ کے نام نامی پر صلوٰۃ و سلام لکھتا اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالی اس پر دس دفعہ درود(رحمت بھیجتے ہیں)(بدیع) اس رحمت سے حق تعالی شانہ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہو گیا۔اللہ تعالی شانہ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک دو قصے زاد السعید سے بھی گذر چکے ہیں۔حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں عبد اللہ بن عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔میں نے ان

سے پوچھا کہ اللہ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے(شادی میں دولھا اور دولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں)میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الررسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے۔میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟مجھ سے بتایا گیا کہ وہ صَلّٰی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَدَدَ ا غَفَلَ عَن ذِكرَهِ الغَافِلُونَ ہے۔جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔نمیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ان کے خواب کا قصہ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟انہوں نے کہا میری مغفرت فرما دی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِكرِهِ الغَافِلُونَ بیہقی نے ابو الحسن شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ(ﷺ)امام شافعی نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صَلّٰی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَن ذِكرِهِ الغَافِلُونَ آپ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائینگے۔ابن بنان اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔میں نے پوچھا یا رسول اللہ! محمد بن ادریس یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے چچا کی

اولاد ہیں(چچا کی اولاد اسوجہ سے کہا کہ آپ کے دادے ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا ہے وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں)آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے۔حضوراقدسﷺنے ارشاد فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟حضورﷺنے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا تھا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! وہ کیا الفاظ ہیں۔حضورﷺنے ارشاد فرمایا:۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُونَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِکرِہٖ الغَافِلُونَ

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابو القاسم مروزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمۃ اللہ علیہ تعالی رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے۔اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے ؟تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّفَ وَکَرَّمَ(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابو اسحٰق نہشل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضورﷺ کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَسلِیماً۔میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریمﷺ نے

میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے(بظاہر لفظ تسلیما کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے)علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور اقدس ﷺ کے پاک نام پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۳۳:۔حسن بن موسی الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ جو ابن عجینہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ و طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث نقل کروں گا تو ﷺ ضرور لکھوں گا(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابو علی حسن بن علی عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم ﷺ کا پاک نام آیا وہ حضور ﷺ کے نام کے بعد لکھا صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَسلِیماً کَثِیرًاکَثِیرًاکَثِیرًا لکھا کرتے تھے۔میں نے پوچھا کہ اسطرح کیوں لکھتے ہو؟انہوں نے کہا کہ

میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدسﷺ کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کو خواب میں زیارت کی۔میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔حضور اقدس ﷺ نے منہ پھیر لیا۔میں نے دوسری جانے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔حضوراقدسﷺ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔میں تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ!آپ مجھ سے رو گردانی کیوں فرما رہے ہیں۔حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدسﷺ کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَسلِیماً کَثِیرًاکَثِیرًاکَثِیرًا لکھتا ہوں(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔ابو حفص سمر قندیﷺ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اسکا انتقال ہوا اسکے دو بیٹے تھے۔میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا۔لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدسﷺ کے موجود تھے ایک ایک دونون نے لے لیا، تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اسکو آدھا آدھا کر لیں۔چھوٹے بھائی نے کہا ہر گز نہیں،خدا کی قسم حضورﷺ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے۔چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا

تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا۔جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاءمیں سے بعض نے حضور اقدسﷺ کی خواب میں زیارت کی۔حضوراقدس ﷺنے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اسکی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالی شانہ سے دعا کیا کرے۔(بدیع)

نزہۃ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیرہو گیا تو ان سے حضور اقدسﷺ کی خواب میں زیارت کی اور حضوراقدسﷺ سے اپنے فقر وفاقہ کی شکایت کی۔حضورﷺنے خواب میں فرمایا اور محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے انکو لے لیا اور جب انکو دیکھتا ہے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔اللہ جل شانہ نے اسکو دنیا اور آخرت میں سعید بنادیا۔جب اسکی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔فقط

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا     عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

:۔ایک عورت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا۔میری یہ تمنا ہے کہ میں اسکو خواب میں دیکھوں۔حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اَلھاکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ اور اسکے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتی رہ اس نے ایسا ہی کیا۔اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔تارکول لباس اس پر ہے دونوں ہاتھ اسکے جکڑے ہوئے ہیں اور اسکے پاوں آگ کی

زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔میں صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔اگلے دن حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے،اسکے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا(یعنی عشاء کے بعد سونے تک)حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل بر عکس بتایاتھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو مس نے بیان کی تھی۔میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا؟اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا صلحاءمیں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اسکا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوا۔کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔(بدیع) روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہ گار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا ،اسی حال میں وہ مر گیا اسکی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا ،اسکو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اسکو خواب میں دیکھے۔اسکو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔اس کی وجہ سے اسکی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت ہی اچھی حالت میں تھا نہایت خوش و خرم۔ماں نے پوچھا کہ یہ کیا

ہو گیا؟اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر سے گذرا، قبروں کو دیکھ کر اسکو عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں تھا۔اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اسکا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔میری اماں، حضورﷺ پر درود دلوں کا نور ہے گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کیلئے رحمت ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔حضرت کعب احبارؓ جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ!اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثناءکرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاوں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاوں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔اسکے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ !اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاوں۔جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اسکے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اسکی روشنی۔حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں۔ارشاد ہوا کہ رسول اللہﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کر۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔محمد بن سعید بن مطرف رحمۃاللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھ اکہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ایک

رات کومیں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا توحضور اقدسﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضورﷺ کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔حضورﷺ میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا! جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اسکو چوموں گا۔مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا توحضور اقدسﷺ نے میرے رخسار پر پیار کیا۔میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اسکی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

:۔محمد بن مالک رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابو بکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کے پاس کچھ پڑھوں۔ہم لوگوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرات ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں انکی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا۔ایک پرانا کرتا تھا ایک پرانی سی چادر تھی۔ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور انکو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اہل وعیال کی خیریت پوچھی۔ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا،گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔شیخ ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ان کا حال سنکر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج وغم کی حالت

میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے؟ علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور اسکو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اسوقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سودینار(اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے۔قاری ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے قصہ پوچھا۔شیخ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے سارا قصہ سنایاجس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے(توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے)اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اسکے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کو دے۔شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا وزیر نے اصرار کیا۔کہ ان کو لے لیجئے اسلئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اسلئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے۔جس کو میرے اور اللہ تعالٰی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم ﷺ کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو سو

اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار(یعنی سو دینار سے زائد نہیں لینگے جن کا حضور اقدسﷺ نے حکم فرمایا(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔عبد الرحیم بن عبد الرحمن رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔میں نے رات بہت بے چینی میں گذاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ!حضورﷺنے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے مجھے گھبرادیا۔میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن ارسلان رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ انکو نبی کریم ﷺکی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدسﷺکی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدسﷺپر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔حضورﷺکی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی۔حضور اقدس ﷺنے اسکو قبول فرمایا۔بہت طویل خواب ہے۔جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اسکے پاک رسولﷺکی طرف سے اسکی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاءاللہ

دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امید دار ہوں۔پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی ﷺ کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل اور زبان سے حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر اس لے کہ تیرا درود حضور اقدس ﷺ کے پاس حضور ﷺ کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔اور تیرا نام حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (بدیع) صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ وَعَلٰی حَبِیبِہِ وَاَتبَاعِہِ وَسَلَّمَ تَسلِیماً کَثِیرًاکَثِیرًاکَثِیرًاکُلَّمَا ذَکَرَہ الذَّاکِرُونَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِکرِہِ الغٰفِلُونِ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا     عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ،ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابو بکر بن المجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماءبغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے حضور اقدس ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نماز کے بعد لَقَد جَآئَکُم رَسُول مِن اَنفُسِکُم آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اسکے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفلَقَد جَآئَکُم رَسُول مِن

اَنفُسِکُم پڑھتا ہے اور اسکے بعد تین مرتبہ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے ابو القاسم خفاف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ، ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں گئے۔ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔انہوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے آپ کھڑے ہو گئے۔انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس ﷺ خود کرتے ہوں۔اسکے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور کہا کہ رات میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی،حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اسکا اکرام کرنا۔ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس ﷺ کی خوا ب میں زیارت ہوئی۔حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تمہارا ابھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت لَقَد جَآءَکُم رَسُول الآیة اور اسّی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔(بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

:۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاءالعلوم میں عبد الواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا، ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے ،اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کرتا تھا۔میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے۔جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہورہا تھا۔مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اسکی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میرے آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں۔اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ ،دوسبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالی نے تیرے باپ کے چہرہ کو سفید کر دیا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟آپ نے فرمایا میرا نام محمد ہے(ﷺ)اسکے بعد سے میں نے حضور اقدس ﷺ پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔نزہۃ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر(منہ وغیرہ)سور جیسا ہو گیا۔وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہ کی بارگاہمیں دعا اور عاجزی کی۔اتنے میں اسکی آنکھ لگ گئی تو خواب

یں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اسلئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضور اقدس ﷺ نے اسکے بارے میں سفارش کی ہے۔اسلئے کہ جب آپ کا ذکر مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا۔آپ ﷺ کی سفارش سے اسکو اس کی اپنی اصلی صورت میں لوٹا دیا گیا۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے وہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔میں نے اس سے پوچھا اسکی کیا وجہ اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور انّا للہ پڑھی اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میرے آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اسکے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا للہ تعالی آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبد اللہ صاحب

قرآن ہوں (ﷺ)یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اسکی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

یَا مَن یُّجِیبُ دُعَاءَ الْمُضطَرِّ فِی الظُّلَم

شَفِّع نَبِیَّکَ فِی ذُلِّی وَمَسکَنَتِی

وَاغفِر ذُنُوبِی وَسَامِحنِی بِهَا کَرَمًا

اِن لَم تُغِثنِی بِعَفوِمِّنکَ یَا اَمَلِی

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی الهَادِی البَشِیرِ وَمَن

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی الْمُختَارِ مِن مُّضَر

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی خَیرِ الاَنَامِ وَمَن

صَلّٰی عَلَیہِ الَّذِیْ اَعطَاهُ مَنزِلَةً

صَلّٰی عَلَیہِ الَّذِی اَعلَاهُ مَرتَبَةً

صَلّٰی عَلَیہِ صَلٰوةً لَا نقِطَاعَ لَهَا

یَا کَا شِفَ الضُّرِّ وَالبَلوٰی مَعَ السَّقَم

وَسترُ فَاِنَّکَ ذُ فَضلٍ وَّ ذوُکَرَم

تَفَضُّلاً مِّنکَ یَا ذَا الفَضلِ وَالنِّعَم

وَاخَجلَتِی وَاحَیَائِی مِنکَ وَ انَدَمِی

لَّہ الشَّفَاعَۃُ فِی العَاصِی اَخِی النَّدَم

اَزکَی الخَلَائِقِ مِن عَرَبٍ وَّ مِن عَجَم

سَادَ القَبَائِلَ فِی الاَنسَابِ وَ الشِّیَم

عُلیَایئً اِذ کَانَ حَقًّا اَفضَلَ الاُمَم

ثُمَّ اصطَفٰہُ حَبِیبًا بَارِیُ النَّسَم

مَولَاہُ ثُمَّ عَلٰی صَحبٍ وَّ ذِی رَحِم

ترجمہ: ا۔اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بلاوں کو بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔

۲:۔ اپنے نبیﷺ کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرما لے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بیشک تو احسان اور کرم والا ہے۔

۳:۔ میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والاے اور نعمتوں والے۔

۴:۔ اے میری امید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہو گی،کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہو گی

۵:۔ اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہگار اور ندامت والے کے حق ہیں۔

۶:۔ اے رب درود بھیج اس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ گزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے۔

۷:۔ اے رب درود بھیج اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے۔نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔

۸:۔ جس پاک ذات نے اسکو اعلی مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درود بھی بھیجے بیشک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل۔

۹:۔ وہی پاک ذات اس پر درود بھیجے جس نے اسکو اعلی مرتبہ عطا فرمایا پھر اسکو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔

۱۰:۔ اس کا مولی اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اسکے بعد اسکے صحابہ پر درود بھیجے اور اسکے رشتہ داروں پر۔(روض الفائق)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۴۴:۔نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے(ان کی نزع کی حالت تھی)ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماءسے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۴۵:۔نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاءمیں سے ایک صاحب کو حبس بول ہوگیا۔انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان رحمۃ اللہ علیہ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت وتکلیف کہی۔انہوں نے فرمایا تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمِ وَبَرِک عَلٰی رُوحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الاَروَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمِ عَلٰی قَلبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی القُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمِ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الاَجسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمِ عَلٰی قَبرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی القُبُورِ۔

خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور انکا مرض زائل ہو گیا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۴۶:۔حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟(یا محض اپنی رائے سے) اس نے

پوچھا تم کون ہو؟میں نے کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اس نے کہا کیا عراق والے سفیان میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے میں نے کہا ہاں ہے اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے اور دن سے رات نکالتا ہے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا۔میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اسکو فسخ کرنا پڑتا ہے اورکسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے؟اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی(یعنی مر گئی)اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس لئے میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تمامہ(حجاز)سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا۔اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔میں نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں۔میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر۔(نزہۃ )

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۷۴:۔صاحب احیاءنے لکھا کہ حضور اقدسﷺ کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جس سے اسکو سکون ہوا(یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے)یا رسول اللہ آپ کی امت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے (یعنی امت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے)یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا چنانچہ ارشاد فرمایا مَن یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللہَ ''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ''یا رسول اللہﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا:عَفَا اللہُ عَنکَ لِمَ اَذِنتَ لَھُم ''اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے ،تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں''یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگر چہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاءؑ کی میثاق میں آپکو سب سے پہلے ذکر کیا گیا چنانچہ ارشاد ہے: وَاِذ اَخَذنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیثَاقَھُم وَمِنکَ وَمِن نُّوحٍ وَّ اِبرٰھِیمَ (الایۃ)یا رسول اللہﷺمیرے ماں باپ آپ پر قربان آپکی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کرینگے کہ کاش آپکی اطاعت کرتے اور کہے گے:یٰلَیتَنَا اَطَعنَ اللہَ وَاَطَعنَ الرَّسُولاَ یا رسو ل اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت موسیٰ(علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا

فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا(کہ حضوراقدسﷺ کا یہ معجزہ مشہور ہے)یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان(علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)کہ ہو ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا رستہ طے کرا دے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔ صَلَّی اللہُ عَلَیکَ اللہ تعالی ہی آپ پر درود بھیجے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسیٰ(علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)کو اللہ تعالی نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرما دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جسکے گوشے کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اسلئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا:۔ رَبِّ لَاتَذَر عَلَی الاَرضِ مِنَ الکَافِرِینَ دَیَّارًا ''اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ ''اگر آپﷺ بھی ہمارے لئے بد دعاءکر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا بیشک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندا(کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ احد میں آپ کے چہرہ مبارک کو خون آلودہ کیا، آپﷺ کے دندان مبارک کو شہید کیا۔اور آپ نے بجائے بد دعا کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغفِر لِقَومِی فَاِنَّھُم لَا یَعلَمُونَ ''اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں(جاہل ہیں)''یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں(کہ نبوت کے بعد تیس ہی سال ملے)اتنا بڑا مجمع

آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر(ایک ہزار برس)میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے کہ(حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہؓ تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہو سکے انکی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے)آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے(بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے رَاَیتَ سَوَادًا کَثِیرًا سَدَّ الأُفُقَکَ حضورﷺنے اپنی امت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح السلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں(قرآن پاک میں ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلاَّ قَلِیل ﷺ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپکا نکاح نہ ہو سکتا تھا۔اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے بے شک آپ نے ہمیں اپنے ساتھ بٹھایا۔ہماری عورتوں سے نکاح کیا، ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا،بالوں کے کپڑے پہنے(عربی)گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر(دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو (زبان سے)چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صَلَّی اللہُ عَلَیکَ وَسَلَّمَ اللہ تعالی ہی آپ پر درود بھیجے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۸۴:۔نزہۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدت پیاس سے بیہوش ہو کر گر پڑا کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا، میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو ،تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اس نوجوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو میں نے کہا یہ مدینہ ہے اس نے کہا اتر جاو میرا سلام حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہتا ہے شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھ کو ذوق ولطف حاصل نہ ہوا میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا خواب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضرت ابو بکرؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے آگے تھے۔حضرت علی نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ اٹھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔میں اٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔یہ شیخ ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں بھی نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا، قول بدیع کے الفاظ یہ ہیں: اَقَمتُ خَمسَةَ اَیَّامٍ مَا ذُقتُ ذَوَاقًا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دونوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی۔ذوق و شوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے اس ناکا رہ کے رسالہ فضائل حج کے زیارت مدینہ کے قصوں میں نمبر۸پر بھی یہ قصہ گذر چکا ہے اور

اس میں اسی نوع کا اک قصہ نمبر۳۲ پر ابن الجلاءکا بھی وفاءالوفا سے گذر چکا ہے اور اس نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفاءالوفا میں کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں۔ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المومنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ'' حرزثمین فی مبشرات النبی الامین،، جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدسﷺ کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں۔اس میں نمبر۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی(نہ معلوم کے دن کا فاقہ ہو گا)میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریمﷺ کی روح مقدس آسمان سے اتری اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہ نے حضورﷺکو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔نمبر۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔خواب میں نبی کریم ﷺکی زیارت ہوئی۔حضور اقدسﷺنے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا یعنی میں نے توجہ سے اسکے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے،اھ۔اور جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سید الاولین و آخرین ﷺکی توجہ کا کیا پوچھنا۔حضرت شاہ صاحب رحمۃاللہ علیہ نمبر۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی حضوراقدس ﷺنے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے اسکے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی۔اور اپنی داڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے۔مجھے اسی وقت صحت ہو گئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد صاحب

نور اللہ مرقدہ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔اسی طرح شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نمبر۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابتدا طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں۔مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔حضور اقدس ﷺ نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی۔حضرات شیخین وغیرہ تشریف فرما تھے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا" الهدايا مشتركة" میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا "الهدايا مشتركة"میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی۔انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا "الهدايا مشتركة"میں نے کہا کہ اگر یہی"الهدايا مشتركة"رہا یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہو جائے گی مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔حرز ثمین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب" انفاس العارفین "میں کچھ اور بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ میں نے سونے سے اٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اسکی کیا وجہ کہ حضرات شیخینؓ کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کر دیا۔میرے ذہن میں اسکی وجہ یہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے اسلئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرات نہیں ہوئی۔اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے میرا نہ تو سلسلہ سلوک ملتا تھا نہ سلسلہ نسب، اس لیے وہاں بولنے کی جرات ہو گئی۔فقط یہ حدیث الهدايا مشتركة والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے اور اسکے متعلق اپنے رسالہ فضائل حج کے ختم پر بھی دو قصے ایک قصہ ایک بزرگ کا

اور دوسرا قصہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فقیہہ الامت کا لکھ چکا ہوں۔اس جگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا۔اس جگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ اَجوَدُ النَّاسِ سَیِّدُ الکَونَینِ عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃ وَالتَّسلِیمِ ۔کی امت پر مادی برکات بھی روز افزوں ہیں۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ حرز ثمین میں نمبر۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کر رہے تھے، نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقت اٹھنی پڑی۔اسی حالت ہیں مجھے اونگھ آ گئی تو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی حضور ﷺ نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا(نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر کھایا۔پھر حضور ﷺ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی، اھ۔ان قصوں میں کچھ تردد نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ احادیث صوم وصال میں اِنِّی یُطعِمُنِی رَبِّی وَیَسقِینِی(مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے)میں ان چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے اور حضور ﷺ کا ارشاد:"اِنِّی لَستُ کَھَیئَتِکُم"(کہ میں تم جیسا نہیں ہوں)عوام کے اعتبار سے ہے۔اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں۔

قرآن پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ میں کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیھَا زَکَرِیَّا الِمحرَابَ وَجَدَ عِندَھَا رِزقًا (الآیۃ)وارد ہے یعنی جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام انکے پاس تشریف لے جاتے تو انکے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ

تعالی کے پاس سے آئی ہیں،بیشک اللہ تعالی جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔دُرمنثور کی روایات میں اس رزق کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی تھی اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

۹۴:۔نزہۃ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کون سا افضل ہے۔دن نے اپنی فضیلت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعت اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے(یہ صحیح اور مشہور حدیث ہے)اورمیرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تو لوگوں کے لئے سونے ور غفلت کا ذریعہ ہے۔اور میرے ساتھ تیقظ اور چوکناپن ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں، اہل تہجد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کی قلوب ہیں تو ان عاشقوں کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں تو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے تو اللہ جل شانہ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دے گا جو اس نے اپنے پاک رسول سے فرمایا وَمِنَ اللَّیلِ فَتَہَجَّد بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ،کہ رات کو تہجد پڑھئیے جو بطور نافلہ کے ہے۔آپﷺ کے لئے اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا۔میرے اندر لیۃ القدر ہے جس میں مالک کی نہ معلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں اللہ کا پاک

ارشاد ہے کہ وہ ہر رات کے آخری حصہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا جس کو دوں کوئی ہے توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں۔کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں:"یٰٓاَیُّهَا المُزَّمِّل قُمِ اللَّیلَ اِلَّا قَلِیلًا" کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا:"سُبحٰنَ الَّذِیٓ اَسرٰ بِعَبدِہ لَیلًا مِّنَ المَسجِدِ الحَرَامِ اِلَی المَسجِدِ الاَقصٰی"۔"پاک ہے وہ ذات جو رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک" فقط۔یقینا حضور اقدس ﷺ کے معجزات میں معراج کا قصہ بھی ایک بڑی اہمیت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے۔اللہ جل شانہ سے سرگاشی، اللہ تعالیٰ شانہ کی زیارت انبیاء کرام کی امامت اور سدرۃ المنتہٰی تک تشریف بری لَقَد رَاٰی مِن اٰیَاتِ رَبِّہِ الکُبرٰی۔کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ شانہ کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر، یہ معراج کا قصہ حضور اقدس ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔اور اس قصہ میں جتنے درجات رفیعہ جن پر قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے، یہ سب حضور اقدس ﷺ کی خصوصیات ہیں۔اس قصہ کو صاحب قصیدہ بردہ نے مختصراً لکھا ہے۔اور جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے۔اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

## من القصیدہ

سَرَیتَ مِن حَرَمٍ لَیلًا اِلٰی حَرَمٍ

کَمَا سَرَی البَدرُ فِی دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

"آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصٰی تک (باوجودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے)ایسے ظاہر وباہر تیز روکمال نورانیت وار تفاع کدورت کے ساتھ تشریف لے گئے جیسا کہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔"

وَبِتَّ تَرقٰی اِلٰی اَن نِّلتَ مَنزِلَۃً

مِن قَابَ قَوسَینِ لَم تُدرَک وَلَم تُرَم

"اور آپ نے بحالت ترقی رات گذاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قرب الٰہی حاصل کیا جس پر مقربان درگاہ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا بلکہ اس مزید کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا"

وَقَدَّمَتکَ جَمِیعُ الاَنبِیَآئِ بِھَا

وَالرُّسلِ تَقدِیمَ مَخدُومٍ عَلٰی خَدَم

"اور آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاءورسل نے اپنا امام وپیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام پیشوا ہوتا ہے۔"

وَاَنتَ تَختَرِقُ السَّبعَ الطِّبَاقَ بِھِم

فِی مَوکَبٍ کُنتَ فِیہِ صاحِبَ العَلَم

"اور (منجملہ آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ)آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہے ایسے لشکر ملائکہ میں(جو بلحاظ آپکی عظمت وشان و تالیف قلب مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور)جسکے سردار اور صاحب علم آپ ہی تھے"

حَتّٰی اِذَا لَم تَدَع شَاوًا لِمُستَبِقٍ

مِّنَ الدُنُوِّ وَلَا مَرقًا لِمُستَنَمِ

"(آپ رتبہ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے)یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالب رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو"

خَفَضتَ کُلَّ مَکَانٍ بِالاِضَافَۃِ اِذ

نُودِیتَ بِالرَّفعِ مِثلَ المُفرَدِ العَلَمِ

(جس وقت آپکی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقام انبیاءکو یاہر صاحب مقام )کو بہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خدا وند تعالی سے عنایت ہوا پست کر دیا جبکہ آپ ادن(یعنی قریب آجا)کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا ونامور شخص کے پکارے گئے"

کَیمَا تَفُوزُ بِوَصلِ اَیَّ مُستَتَرٍ

عَنِ العُیُونِ وَسِرٍّ اَیَّ مُکتَتَمٍ

”(یہ ندا محمد کی اسلئے تھی)تاکہ آپکو وہ وصل حاصل ہو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا(اور کوئی مخلوق اسکو دیکھ نہیں سکتی اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے“ (عطر الورود)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

یہاں تک تو حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ سے معراج کا قصہ نقل فرمایا اور عطر الورود جو قصیدہ بردہ کی اردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہ کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا۔اسکے بعد آخری شعر یا رب صل وسلم الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عطارت ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

وَلَنَختِمُ الکَلَامَ عَلٰی وَقعَۃِ الاَسرَآءِ

وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَھلِ الاِجتِبَآءِ

بِالصَّلوٰۃِ عَلٰی سَیِّدِ اَھلِ اِلاصطَفَآءِ

مَا دَامَتِ الاَرضُ وَ السَّمَآءِ

جس کا ترجمہ یہ ہے:”ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصے پر کلام کو درود شریف کے ساتھ اس ذات پر جو سردار ہے سارے برگزیدہ لوگوں کی اور ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں“

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمِ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

۰۵:۔اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے۔اس رسالہ فضائل درود لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھےو لیکن قصیدہ کی تعیین نہیں معلوم ہو سکی، البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے وقت دو خوابوں کے درمیان میں (اسلئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا )یہ خیال آیا، کہ اس کا مصداق مولانا جامی نور اللہ مرقدہ کی وہ مشہور نعت ہے جو یوسف ؑزلیخا کے شروع میں ہے۔جب اس ناکارہ کی عمر تقریبا دس گیارہ سال کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اسکے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اسکی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدسﷺ کی زیارت کی۔حضور اقدسﷺ نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اسکو(جامی کو)مدینہ نہ آنے دیں۔امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر اس پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے امیرمکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضورﷺنے فرمایا وہ آرہا ہے اسکو یہاں نہ آنے دو۔امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑ کر بلایا، ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔حضورﷺنے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا اراد ہ کر رکھا ہے۔اگر

ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہو گا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔اس قصہ کے سننے میں یایاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں۔لیکن اسوقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے۔ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ کر دیں۔اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔سید احمد رفاعی رحمتہ اللہ علےہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اسکو چاما۔اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الحاوی سے گذر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضہ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدہ بردہ ہے اسی لئے اس سے پہلے نمبر پر چند اشعار اس سے بسلسلہ معراج نقل کر دیئے اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اسلئے خیال ہے کہ مولانا جامی کی نعت کے بعد حضرت اقدس مولونا نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کردوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کر دوں وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللہ۔مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے جلیل

القدس خلفاءمیں ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی ﷺ کا جذبہ بھی جتنا ہو بر محل ہے، اسلئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اسکا ترجمہ فرما دیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو،مولانا نے اسکو قبول فرما لیا۔اسلئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا۔اور اسکے بعد قصائد قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائینگے۔

## مثنوی مولانا جامی

از مہجوری بر آمد جان عالم

ترحم یا نبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمۃ للعالمین

ز محروماں چراغل نشینی

ازخاک اے لالہ سیراب بر خیز

چو نرگس خواب چند از خواب بر خیز

بروں آوار سراز بردِ یمانی

کہ روئے تست صبح زندگانی

شب اندوہ مارا روز گرداں

زرویت روزِ مافیروز گرداں

بہ تن درپوش عنبر بوئے جامہ

بسر بربند، کا فوری عامہ

فرود آویز از در گیسواں را

فگن سایہ بپا سردِرواں را

ادیم طائفے نعلین پاکن

شراک ازرشتہ جانہائے ماکن

جہانے دیدہ کردہ فرشِ راہ اند

چو فرش اقبالِ پابوس تو خواہند

زحجرہ پائے در صحن حرم نہ

بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ

بدہ دستی زپا افتادگاں را

بکن دلداریئے دلِ دادگاں را

اگر چہ غرقِ دریائے گنا ہم

فتادہ خشک لب بز خاکِ راہم

تو ابر رحمتی آں بہ کہ گا ہے

کنی بر حالِ لب خشکاں نگا ہے

خوشاکز گردرہ سویت رسیدم

بدیدہ کردار کویت کشیدم

بمسجد سجدہ شکرانہ کردیم

چراغت راز جاں پروانہ کردیم

بگرد روضہ ات گشتیم گستاخ

دلم چوں پنجرہ سوراخ سوراخ

زدیم از شک ابر چشم بے خواب

حریم آستاںِ روضہ ات آب

گہے رفتیم زاں ساحت غبارے

گہے چیدیم زد خاشاک و خارے

ازاں نور سواد دیدہ دادیم

وزیں بر ریش دل مرہم نہادیم

بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم

زچہرہ پایہ اش درزر گرفتیم

ازمحرابت بسجدہ کام جستیم

قدم گاہت بخونِ دیدہ شتیم

بپائے ہر ستون قد راست کردیم

مقام راستاں درخواست کردیم

زداغ آرزو ویت بادلِ خوش،

زدیم ازدل بہر قندیل آتش

کنوں گرتن نہ خاک آں حریم ست

بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم ست

بخود درماندہ ام از نفس خودرائے

ببیں درماندہ چندیں بہ بخشائے

اگر نہ بود چو لطف دست یارے

زدست ما نیاید ہیچ کارے

قضامی افگند از راہ مارا

خدارا از خدا درخواہ مارا

کہ بخشد از یقین اول حیاتے

دہد آنگہ بکارویں ثباتے

چوہولِ روزِ رُستا خیز خیزد

بآتش آبروئے مانہ ریزد

کند بایں ہمہ گمراہی ما

ترا اذانِ شفاعت خواہی ما

چو چوگان سر فگندہ آوری روئے

بمیدان شفاعت امتی گوئے

بحسن اہتمامت کار جامی

طفیل دیگراں یا بد تمامی

از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز

بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

''آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے،اے رسول خدا نگاہ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین رحم فرمایئے۔

آپ یقینا رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامان قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

اے لالہ خوش رنگ اپنی شاد ابی وسیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خوابِ نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجان ہدایت کے قلوب کو منور فرمایئے

اے بسر اپردہیثرب بخواب　　　　خیز کہ شد مشرق ومغرب خراب

اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کاروئے انور صبح زندگانی ہے

ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمال جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروز مندی وکامیابی عطا کر دیجئے۔

جسم اطہر پر حسب عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمایئے۔

اپنی عنبر بارومشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے(کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر وجسم انور کا سایہ نہ تھا )لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالئے۔

حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین(پاپوش)پہنے اور ان کے تسمے اور پیٹیاں ہمارے رشتہ جاں سے بنایئے۔

تمام عالم اپنے دیدہ ودل کو فرش راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

حجرہ شریف یعنی گنبد خضرا سے باہر آکر صحن حرم میں تشریف رکھئے راہ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔

عاجزوں کی دستگیری ،بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجائی ودلداری کیجئے۔

اگر چہ ہم گناہوں کے دریا میں از سر تا پا غرق ہیں لیکن آپکی راہ مبارک پر تشنہ وخشک لب پڑے ہیں۔

آپ ابر رحمت ہیں شایان شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم بار ڈالی جائے"

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو یہ خیال ہے کہ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے زمانہ گذشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کارجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اسکی رعایت کی جائے گی۔

ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردراہ سے آپ کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم     خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

مسجد نبوی ﷺ میں دوگانہ شکر ادا کرتے۔سجدہ شکر بجا لاتے روضہ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جان حزیں کو پروانہ بناتے۔

آپ کے روضہ اطہر اور گنبد حضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد مہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

حریم قدس اور روضہ پر نور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاو کرتے۔

کبھی صحن حرم میں جھاڑو دیکر گرد وغبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

گو گرد وغبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس مردمک چشم کے لئے سامان روشنی مہیا کرتے اور گو خس وخاشاک زخموں کیلیئے مضر ہے مگر ہم اسکو جراحت دل کے لئے مرہم بناتے۔

آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اسکے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مل مل کر زریں وطلائی بناتے۔

آپ کے مصلائے مبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقصد میں کامیاب ہوتے اور مصلے میں جس جائے مقدس پر آپ کا قدم مبارک ہوتے تھے اسکو شوق کے اشک خونین سے دھوتے۔

آپ کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست ودعا کرتے۔

آپ کی دلآویز تمناوں کے زخموں اور دل نشین آرزووں کے داغوں سے(جو ہمارے دل میں)انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

اب اگر چہ میرا جسم اس حریم انور و شبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

میں اپنے خود بین وخودرائے نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجزوں بیکس کی جانے التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہو گی تو ہم عضو معطل ومفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

ہماری بد بختی ہمیں صراط مستقیم وراہ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

(یہ دعا فرمایئے)کہ خداوند قدوس اولا ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اسکی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمن ورحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

اور ہماری غلط روی اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کیلئے اجازت مرحمت فرمایئے کیونکہ بغیر اسکی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔

ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر(نفسی نفسی نہیں بلکہ)یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

آپ کے حسن اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگان خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ درروزِامیدوبیم بداں رابہ نیکاں ببخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ وبرکت سے الٹا سیدھا ترجمہ ختم ہو گیا۔صبح ۶۲۔ذیقعدہ ۸۴ھ انتی از مولانا اسعد اللہ صاحب زاد مجدہ اسکے بعد قصائد قاسمی میں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم نور اللہ مرقدہ کے مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا۔یہ قصیدہ بہت طویل ہے،ڈیڑھ سو سے زاید اشعار اس قصیدہ کے ہیں۔اس لئے سب کا لکھنا تو موجب طول تھا جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

اس میں سے ساتھ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔جس سے حضرت اقدس سرہ کی والہانہ محبت اور عشق نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبل زار

کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار

ہر اک کو حسب لیاقت بہاء دیتی ہے

کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار

خوشی سے مرغ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں

کف ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار

بجھائی ہے دل آتش کی بھی تپش یارب

کرم میں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار

یہ قدرِ خاک ہے، ہیں باغ باغ وہ عاشق

کبھی رہے تھا سدا جن کے دل سے پیچ غبار

یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرہ موسیٰؑ

بنا ہے خاص تجلی کا مطلع انوار

اسی لئے چمنستان میں رنگ مہندی ہے

کیا ظہور ورقہائے سبزہ میں ناچار

پہنچ سکے شجر طور کو کہیں طوبے

مقام یار کو کب پہنچے مسکن یار

زمین وچرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ وزمین

یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار

کرے ہے ذرہ کوئے محمدی سے خجل

فلک کے شمس وقمر کو زمین لیل ونہار

فلک پہ عیسیٰ وادریسؑ ہیں تو خیر سہی

زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد

زمین پر کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

ثنا کر اسکی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ

کہاں کا سبزہ، کہاں کا چمن، کہاں کی بہار

الٰہی کس سے بیان ہو سکے ثنا اسکی

کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو

نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی

کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار

چراغ عقل ہے گل اسکے نور کے آگے

زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرت گفتار

جہاں کہ جلتے ہوں پر عقل کل کے بھی پھر کیا

لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار

مگر کرے مری روح القدس مددگاری

تو اسکی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار

جو جبرئیل مددپر ہو فکر کی میرے

تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

تو فخر کون ومکان زبدہ زمین وزمان

امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی

تو نور شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار

حیات جان ہے تو ہیں گر وہ جان جہاں

تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدہ بیدار

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی

بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدا الآثار

جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا وجود

قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی

ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیاءؑ ہیں وہ آگے تری نبوت کے

کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

لگا تا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا

اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

خدا کے طالب دیدار حجرت موسیٰؑ

تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج

کہیں ہوتے ہیں زمین آسمان بھی ہموار ؟

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسفؑ کا

وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

سما سکے تری خلوۃ میں کب نبی و ملک

خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

نہیں پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی

قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاو اتار

ژو شا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے

تو جس قدر ہے بھلا میں برا اسی مقدار

نہ پہنچیں گنتی میں ہر گز ترے کمالوں کی

مرے بھی عیب شہ دو سرا شہ ابرار!

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے

گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں

کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہونگی نثار

ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غرہ طاعت

گناہ قاسم برگشتہ بخت، بداطوار

تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق

اگر گناہ کو ہے خوف غصہ قہار

یہ سنکے آپ شفیع گناہ گاران ہیں

کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف

بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ

قضاء مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار

برا ہوں، بد ہوں، گنہگار ہوں، پر تیرا ہوں

ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہجار

لگے ہے تیرے سگ کو گو میرے نام سے عیب

پر تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عزو قار

تو بہترین خلائق، میں بد ترین جہاں

تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمت گار

بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرضِ حال

اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار

مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا

وہاں ہو قاسم بے بال و پر کا کیونکہ گزرا

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی

کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا؟

بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار؟

لیا ہے سگ نمط ابلیس نے مرا پیچھا

ہوا ہے نفس موا سانپ سا گلے کا ہار

رجاء خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناو

جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑ پار

کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

امیدیں لاکھوں مگر بڑی امید ہے یہ

جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں

مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مورومار

اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ

کری حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا

کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن

خدا کی اور تیری الفت سے میرا سینہ فگار

لگے وہ تیر غم عشق کا مرے دل میں

ہزر پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار

لگے وہ آتش عشق اپنی جان مےں جس کی

جلا دے چرخِ ستمگر کو ایک ہی جھونکار

تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا

کہ آنکھیں چشمہ آبی سے ہوں درونِ غبار

رہے نہ منصب شیخ المشائخی کی طلب

نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناو سنگار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر

کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جاپار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پاندھر باہر

سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جاہے یہ چپ ہو تو اور زباں بند کر

وہ جانے چھوڑ اُسے پر نہ کر تو کچھ اصرار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اسکی آل پہ تو

جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اسکی عزت اطہار

الٰہی اس پر اور اسکی تمام آل پہ بھیج

وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کا شمار

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا۔اسکے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداءسال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا گذشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کاندھلوی امیر جماعت تبلیغ کے حادثہ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جواب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائینگے۔اسلئے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفا کروں اور آج ٦۔ذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول ﷺ کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے:

محمد زکریا عفی عنہ کاندھلوی